دعوتِ نماز
ZAFAR

دعوتِ نماز

حصّہ اوّل

نماز مترجم مع مسائلِ ضروریہ

حصّہ دوم

مجموعہ خطوط مولانا عبدالشکور صاحب لکھنوی

ناشر

ادارۂ حنفیّت

۲۲۔ حبیب بنک بلڈنگ اردو بازار

لاہور نمبر ۲

ناشر .... ادارہ حنفیت

قیمت .... ۷۵ پیسے

عبدالوحید ناظم ادارہ حنفیت نے . . . نامی پریس سے چھپوا
کر دفتر ادارہ حنفیت اردو بازار لاہور سے شائع کیا

تعارف

حصّہ اوّل میں نماز کو محقق مسائل اور صحت الفاظ کے ساتھ مرتب کیا گیا ہے اور ساتھ ہی نماز کی جدید بدعات کی مختصراً تردید بھی کی گئی ہے۔ امید ہے کہ عوام و خواص اس کو توجہ سے پڑھنے کے بعد اپنی بعض اغلاط کو محسوس کرینگے اور انکا ازالہ کر سکیں گے۔

حصہ دوم میں حضرت مولانا عبد الشکور صاحب لکھنوی رح کے تین خطوط کا مجموعہ پیش کیا جا رہا ہے۔ جس میں قرآنی آیات سے نماز کی اہمیت، نماز کی حقیقت اور اچھی نماز پڑھنے کے طریقہ کو نہایت اچھوتے انداز میں پیش کیا گیا ہے

طرز بیان اتنا سادہ ہے کہ کم لکھے پڑھے حضرات بھی اس سے یکساں طور پر استفادہ کر سکتے ہیں۔ تبلیغی جماعت کے احباب کے احباب کے لئے خصوصاً اور تمام مسلمانوں کے لئے عموماً یہ مجموعہ نہایت مفید ہے اور اس قابل ہے کہ مختلف اوقات میں بچوں اور عورتوں

اور مردوں کی محفلوں میں پڑھ کر سنایا جائے۔
انشاء اللہ نماز کے مقام کو مسلمانوں کے دلوں میں جاگزیں کرنے
اور عامۃ المسلمین کو پابند نماز بنانے میں یہ مختصر مجموعہ نہایت
اہم کردار ادا کرے گا

ناظم
ادارہ حنفیت لاہور

فہرست

حصہ اول

ا کمونہ

إِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ

بیشک نماز برائیوں اور بے حیائیوں روکتی ہے۔

نماز مترجم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے

صفت ایمان

ایمان مفصل

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَ

میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور

رُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَ

اس کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر اور اچھی بری تقدیر پر

شَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ط

کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور مرنے کے بعد جی اٹھنے پر

ایمان مجمل

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاَسْمَائِهٖ وَصِفَاتِهٖ

میں ایمان لایا اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور اپنی صفتوں کے

وَقَبِلْتُ جَمِيْعَ اَحْكَامِهٖ اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَتَصْدِيْقٌ

ساتھ ہے اور میں نے اس کے سارے حکموں کو قبول کیا زبان سے اقرار ہے اور دل سے یقین ہے

بِالْقَلْبِ ط

شش کلمہ

اول کلمہ طیب

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں

دوم کلمہ شہادت

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اسکا کوئی شریک

لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط

نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں

سوم کلمہ تمجید

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

پاک ہے اللہ اور تمام تعریف اللہ ہی کے لئے ہے اور اللہ کے سوا کوئی

وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے۔ اور گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیک کام کرنے کی قوت اللہ ہی طرف سے

الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط

ہے جو عالی شان اور عظمت والا ہے۔

چہارم کلمہ توحید

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی

الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا

بادشاہت ہے۔ اور اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے زندہ

يَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ط ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ط

ہے جو مرے گا نہیں عظمت اور بزرگی والا ہے

بِيَدِهِ الْخَيْرُ ط وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط

بہتری اسی کے ہاتھ میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے

پنجم کلمہ استغفار

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ

میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں جو میرا پروردگار ہے ہر گناہ

اَذْنَبْتُهٗ عَمَدًا اَوْ خَطَاءً سِرًّا اَوْ عَلَانِيَةً

جو میں نے کیا جان بوجھ کر یا بھول کر در پردہ یا کھلم کھلا

وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِيْ اَعْلَمُ وَمِنَ

اور میں توبہ کرتا ہوں اسکے حضور میں اس گناہ سے جو مجھے معلوم ہے۔ اور اس

الذَّنْبِ الَّذِيْ لَا اَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ

گناہ سے جو مجھے معلوم نہیں بے شک تو غیبوں کا جاننے والا ہے

وَسَتَّارُ الْعُيُوْبِ وَغَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَلَا حَوْلَ
اور عیبوں کا چھپانے والا ہے اور گناہوں کا بخشنے والا ہے اور گناہوں سے بچنے کی

وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط
طاقت اور نیک کام کرنے کی قوت اللہ ہی طرف سے ہے جو عالی شان اور عظمت والا ہے۔

ششم کلمہ رد کفر
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ
الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ کسی چیز کو تیرا

بِكَ شَيْئًا وَّ اَنَا اَعْلَمُ بِهٖ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا اَعْلَمُ
شریک بناؤں یعنی ٹھہراؤں اور مجھے اسکا علم ہو۔ اور میں معافی مانگتا ہوں تجھ سے (اس گناہ)

بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ وَتَبَرَّأْتُ مِنَ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ وَالْكِذْبِ
سے جس کا مجھے علم نہیں میں نے اس سے توبہ کی اور بیزار ہوا کفر سے اور شرک سے اور جھوٹ سے

وَالْغِيْبَةِ وَالْبِدْعَةِ وَالنَّمِيْمَةِ وَالْفَوَاحِشِ
اور غیبت سے اور بدعت سے اور چغلی سے اور بے حیائی کے کاموں سے

وَالْبُهْتَانِ وَالْمَعَاصِيْ كُلِّهَا وَاَسْلَمْتُ وَ اَقُوْلُ
اور تہمت لگانے سے اور باقی ہر قسم کی نافرمانیوں سے اور میں ایمان لایا اور میں کہتا ہوں کہ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط
اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں حضرت محمد اللہ کے رسول ہیں۔

مسجد میں داخل ہونے کی دعا

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ط
اے اللہ میرے لئے رحمت کے دروازے کھول دے۔

مسجد سے باہر نکلنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ ط
اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہے۔

اذان

اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط
اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ط اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ
میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی

اِلَّا اللّٰهُ ط اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط
معبود نہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ
میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں نماز پڑھنے کیلئے آؤ

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ ط حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ط حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ط
نماز پڑھنے کے لئے آؤ نجات پانے کے لئے آؤ نجات پانے کے لئے آؤ

فجر کی اذان میں اَلصَّلٰوةُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ ط اَلصَّلٰوةُ
یہ اضافہ کرے نماز نیند سے بہتر ہے نماز

خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ ط

نماز کی تکبیر میں یہ اضافہ کرے

قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ
نیند سے بہتر ہے تحقیق نماز (کی جماعت) کھڑی ہو گئی

قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط
تحقیق نماز (کی جماعت) کھڑی ہو گئی اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ط
اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

اذان کے بعد کی دعا اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ
اے رب اے پروردگار اس پوری پکار کے

وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَانِ الْوَسِیْلَةَ وَ
اور قائم ہونے والی نماز کے حضرت محمدؐ کو وسیلہ اور

الْفَضِیْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِیْعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا
فضیلت اور بلند درجہ عطا کر اور انکو مقام

مَّحْمُوْدَانِ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ ط وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَهٗ
محمود میں کھڑا کر جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے اور ہم کو قیامت کے دن انکی شفاعت

يَوْمَ الْقِيَامَةِ ط إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ ط
دن بہرہ مند کر   بے شک تو   وعدہ خلاف نہیں کرتا

نماز

نیت نماز إِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ
تحقیق میں نے متوجہ کیا منہ اپنے کو واسطے اس کے جس نے پیدا کیا آسمانوں
وَالْأَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ج
اور زمین کو ایک اسی کا ہو کر اور میں مشرکوں میں نہیں

تکبیر اَللّٰهُ أَكْبَرُ ط ثنا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَ
اللہ بہت بڑا ہے   اے اللہ تیری ذات پاک ہے   خوبیوں والی   اور

تَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ ط
تیرا نام برکت والا ہے اور تیری شان اونچی ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں

تعوذ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط تسمیہ بِسْمِ
میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے   شروع کرتا ہوں

اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سورۃ الفاتحہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ
ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے   سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو سارے جہاں

الْعٰلَمِيْنَ ۙ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۙ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ط
کا پروردگار ہے   مہربان ہے   رحم والا   قیامت کے دن کا مالک ہے

إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۙ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ
ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں   ہم کو   سیدھا

الْمُسْتَقِيْمَ ۙ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ
راستہ دکھا   ان لوگوں کا راستہ   جن پر تو نے   انعام کیا

غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۙ اٰمِيْنَ
نہ ان لوگوں کا راستہ جو تیرے غضب میں مبتلا ہوئے اور نہ گمراہوں کا   الٰہی قبول فر

سورۂ اخلاص قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝
کہو وہ اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ کسی سے جنا گیا اور کوئی بھی اس کا ہمسر نہیں ہے

تکبیر اَللّٰهُ اَكْبَرُ ؕ (رکوع میں تین بار پڑھے) سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ؕ
اللہ بہت بڑا ہے پاک ہے میرا پروردگار عظمت والا

تسمیع سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ؕ تحمید رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ؕ
اللہ نے اس بندے کی بات سن لی جس نے اسکی تعریف کی اے ہمارے پروردگار تیرے لئے تمام تعریف ہے

تکبیر اَللّٰهُ اَكْبَرُ ؕ (سجدہ میں تین بار پڑھے) سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى
اللہ بہت بڑا ہے پاک ہے میرا پروردگار بڑا عالی شان

تکبیر اَللّٰهُ اَكْبَرُ ؕ
اللہ بہت بڑا ہے

(تشہد) اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ؕ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ ۝
تمام زبانی عبادتیں اللہ کیلئے ہیں اور بدنی عبادتیں اور مالی عبادتیں بھی سلام ہو تم پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں سلامتی ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ؕ
میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں حضرت محمدؐ اس کے بندے اور اس کے پیغمبر ہیں

(درود شریف) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ
الٰہی حضرت محمدؐ پر اور حضرت محمدؐ کی آل پر رحمت بھیج جس طرح تو نے رحمت بھیجی حضرت ابراہیم علیہ السلام

وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۞ اَللّٰهُمَّ
پر اور حضرت ابراہیم کی آل پر بیشک تو تعریف کیا گیا ہے بزرگ ہے۔ الٰہی

بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ
برکت دے حضرت محمدؐ کو اور حضرت محمدؐ کی آل کو جس طرح تو نے برکت

عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ
دی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اور حضرت ابراہیم کی آل کو بیشک تو تعریف کیا گیا ہے

مَّجِيْدٌ ۞ درود کے بعد کی دعا رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ
بزرگ ہے اے میرے پروردگار مجھ کو نماز کا پابند بنا دے

وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ۞ رَبَّنَا اغْفِرْلِيْ
اور میری اولاد کو بھی اور اے ہمارے پروردگار میری دعا قبول فرما اے ہمارے پروردگار مجھ کو

وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ۞
اور میرے ماں باپ کو اور سارے مسلمانوں کو بخش دے اس روز جب کہ حساب ہونے لگے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ۞ دونوں طرف سلام پھیرے اور دونوں کے بعد یہ دعا پڑھے
سلام ہو تم پر اور اللہ کی رحمت

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَيْكَ يَرْجِعُ
الٰہی تو سلامتی والا ہے اور تجھی سے سلامتی ہے اور سلامتی تیری طرف رجوع

السَّلَامُ حَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ
کرے اے ہمارے پروردگار ہم کو سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ اور سلامتی کے گھر میں ہم کو داخل کر

تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ
اے ہمارے پروردگار تو برکت والا ہے اور بلند ہے اے صاحب عظمت اور بزرگی والے

آیۃ الکرسی اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا
اللہ وہ ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں زندہ ہے کارخانۂ عالم کو قائم رکھنے والا

تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۗ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا
نہ اس کو اونگھ آتی ہے نہ نیند اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ

فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ
زمین میں ہے کون ہے جو اس کے اذن کے بغیر اس کی جناب میں (کسی کی) سفارش کرے

یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ج وَلَا
جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اور لوگ

یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ج وَسِعَ
اس کی معلومات میں سے کسی چیز پر احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنی وہ چاہے اس کی

كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ج وَلَا یَئُوْدُهٗ
کرسی آسمانوں اور زمین پر حاوی ہے اور ان کی حفاظت اس کو

حِفْظُهُمَا ج وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۝
تھکاتی نہیں اور عالی شان عظمت والا ہے۔

وتر کی آخری رکعت میں دعائے قنوت پڑھے

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ
الٰہی ہم تجھ سے مدد چاہتے ہیں اور تجھ سے معافی مانگتے ہیں

وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَیْكَ وَنُثْنِیْ عَلَیْكَ
اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور تجھ پر بھروسہ رکھتے ہیں اور تیری بہت اچھی تعریف کرتے

الْخَیْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ
ہیں اور تیرا شکر کرتے ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے اور الگ کرتے ہیں اور چھوڑتے ہیں

مَنْ یَّفْجُرُكَ ؕ اَللّٰهُمَّ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّیْ
اس شخص کو جو تیری نافرمانی کرے الٰہی ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے لئے ہی نماز

وَنَسْجُدُ وَاِلَیْكَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَكَ
پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی طرف دوڑتے اور خدمت کے لئے حاضر ہوتے ہیں اور تیری رحمت کے امیدوار

وَنَخْشٰی عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ ؕ
ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں بیشک تیرا عذاب کافروں کو ملنے والا ہے

نماز کے بعد یہ پڑھے سُبْحَانَ اللّٰهِ (۳۳ بار) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ (۳۳ بار)
تمام تعریف اللہ کے لئے ہے

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط (۳۴ بار) اور ایک بار کلمہ توحید

تو اللہ بہت بڑا ہے

تسبیح تراویح

سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ سُبْحَانَ
پاک ہے وہ زمین کی بادشاہی اور آسمانوں کی بادشاہی والا پاک ہے وہ

ذِی الْعِزَّۃِ وَالْعَظْمَۃِ وَالْھَیْبَۃِ وَالْقُدْرَۃِ وَالْکِبْرِیَاۤءِ
عزت اور بزرگی اور ہیبت اور قدرت والا اور بڑائی

وَالْجَبَرُوْتِ ط سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَنَامُ
اور دبدبے والا پاک ہے بادشاہ حقیقی زندہ جو سوتا نہیں

وَلَا یَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰۤئِکَۃِ
اور نہ مرے گا بہت ہی پاک اور بہت ہی مقدس ہمارا پروردگار اور فرشتوں

وَالرُّوْحِ ط اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ یَا
اور روح کا پروردگار الٰہی ہم کو دوزخ سے پناہ دے اے پناہ کے دینے والے اے

روزہ رکھنے کی نیت

مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ ط وَبِصَوْمِ غَدٍ
پناہ دینے والے اے پناہ دینے والے اور میں نے ماہ رمضان کے کل

روزہ کھولنے کی نیت

نَوَیْتُ مِنْ شَھْرِ رَمَضَانَ ط اَللّٰھُمَّ
کل کے روزے کی نیت کی الٰہی

اِنِّیْ لَکَ صُمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ
میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر بھروسہ رکھا

وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ ط
اور تیرے رزق پر افطار کیا۔

نماز جنازہ

نماز جنازہ کی نیت

نَوَیْتُ اَنْ اُؤَدِّیَ لِلّٰہِ تَعَالٰی اَرْبَعَ
میں نے نیت کی کہ اللہ تعالیٰ کے لئے چار

تکبیرات صلوٰۃ الجنازۃ الثناء للہ تعالےٰ
تکبیریں نماز جنازہ کی تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے

والصلوٰۃ للرسول والدعاء لھٰذا المیت
اور درود رسول اکرمؐ کے لئے اور دعا اس میت کے لئے

اقتدیت بھٰذا الامام متوجھا الی جھۃ
اقتدا کی میں نے اس امام کی کعبہ شریف کی جانب

الکعبۃ الشریفۃ **پہلی تکبیر** اللہ اکبر ط
رخ کرتے ہوئے اللہ بہت بڑا ہے

ثنا سبحٰنک اللھم وبحمدک وتبارک
الٰہی میں تیری پاکی ساتھ اور تیری تعریف کے ساتھ تجھے یاد کرتا ہوں اور تیرا نام

اسمک وتعالیٰ جدک وجل ثناؤک ولا
بابرکت ہے اور تیری شان بلند ہے اور تیری تعریف بڑی ہے اور تیرے

الٰہ غیرک ط **دوسری تکبیر** اللہ اکبر ط **درود شریف** اللھم
سوا کوئی معبود نہیں اللہ بہت بڑا ہے الٰہی

صل علیٰ محمد وعلیٰ اٰل محمد کما صلیت
حضرت محمدؐ پر اور حضرت محمدؐ کی آل پر جس طرح تو نے رحمت بھیجی

وسلمت وبارکت ورحمت وترحمت علیٰ
اور سلام بھیجی اور برکت دی اور مہربانی کی اور رحم کیا حضرت ابراہیم

ابراھیم وعلیٰ اٰل ابراھیم انک حمید مجید ط
علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیمؑ کی آل پر بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے

تیسری تکبیر اللہ اکبر **دعا** اللھم اغفر لحینا و
اللہ بہت بڑا ہے الٰہی بخش دے ہمارے زندوں کو اور

میتنا وشاھدنا وغائبنا وصغیرنا وکبیرنا
ہمارے مردوں کو اور ہمارے حاضر کو اور ہمارے غیر حاضر کو اور ہمارے چھوٹے کو اور ہمارے بڑے کو

وَذَكَرِنَا وَاُنْثٰنَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ

اور ہمارے ہر مرد کو اور ہماری ہر عورت کو الٰہی تو ہم میں سے جس کو زندہ رکھے تو اس کو اسلام پر

عَلَى الْاِسْلَامِ ط وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى

زندہ رکھ اور ہم سے جس کو موت دے تو اس کو ایمان پر

الْاِيْمَانِ ط **چوتھی تکبیر** اَللّٰهُ اَكْبَرُ **دائیں اور بائیں کہے** اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ

موت دے اللہ بہت بڑا ہے سلام تم پر

وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ط **لڑکے کی میت پر یہ دعا پڑھے** اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا

اور اللہ کی رحمت الٰہی اس لڑکے کو ہمارے لئے آگے پہنچ

فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا

کر سامان کرنے والا بنا دے اور اس کو ہمارے اجر کا موجب اور وقت پر کام آنے والا بنا دے اور اس کو ہمارا سفارشی

شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا ط **لڑکی کی میت پر یہ دعا پڑھے** اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا

کرنے والا بنا دے اور جس کی سفارش منظور ہو جائے الٰہی اس لڑکی کو ہمارے

لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا

لئے آگے پہنچ کر سامان کرنے والی بنا دے اور اس کو ہمارے لئے اجر کی موجب اور وقت پر کام کرنے والی بنا دے اور اس کو ہمارے لئے

شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً ط **قبرستان میں داخل ہونے کی دعا** اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ

سفارش کرنے والی بنا دے اور جس کی سفارش منظور ہو سلام تم پر

يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَّنَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ وَّاِنَّا

اے قبروں والو تم ہم سے پہلے پہنچ گئے اور ہم تمہارے پیچھے آنے والے ہیں اور اگر

اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ ط نَسْئَلُ اللّٰهَ لَنَا وَ

اللہ نے چاہا تو ہم ضرور تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں ہم اپنے لئے اور

لَكُمُ الْعَافِيَةَ وَيَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ وَيَرْحَمُنَا

تمہارے لئے اللہ سے راحت مانگتے ہیں اور تمہیں بخشے اللہ ہم پر

اللّٰهُ اِيَّانَا وَاِيَّاكُمْ ط

اور تم پر رحمت کرے

ترکیب غسل نہانے کو غسل کہتے ہیں۔ ناپاک بدن ہونے پر غسل کرنا فرض ہو جاتا ہے پہلے بدن کی نجاست دور کرے۔ پھر استنجا کرے۔ پھر وضو کرے اور سارے بدن کو تین بار پانی سے دھوئے ایسا نہ ہو کہ بدن کا کوئی حصہ سوکھا رہ جائے یاد رہے کہ وضو کرنے میں ناک میں پانی ڈالنا، کلی کرنا سنت ہے۔ لیکن غسل میں فرض ہے۔

غسل کا فرض ہونا پانچ اسباب سے غسل فرض ہوتا ہے، صحبت کرنا، سونے میں بدخوابی سے احتلام ہونا، منی کا نکلنا کود کر شہوت سے، عورت کو ہر مہینے خون دیکھنا یا بچہ ہونے کے بعد خون آنا جب تک موقوف نہ ہو جائے۔ انتہائی مدت نفاس کی چالیس یوم ہے

استنجا رفع حاجت کے وقت قبلہ کی طرف رخ کرکے یا پشت کرکے نہ بیٹھے رفع حاجت کے بعد مٹی کے ڈھیلے سے جگہ خشک کرکے پانی سے طہارت کرے۔

وضو جس طرح ہم بڑے لوگوں کے پاس نہا دھوکر کپڑے بدل کر جاتے ہیں اسی طرح بلکہ اس سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے دربار یعنی مسجدوں میں جانا چاہیئے۔

وضو کے فرائض ۱۔ سارا چہرہ دھونا ۲۔ کہنیوں سمیت ہاتھ دھونا ۳۔ چوتھائی سر کا مسح کرنا ۴۔ ٹخنوں سمیت پاؤں دھونا

ترکیب وضو وضو کی نیت کرے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھے۔ دونوں ہاتھ تین دفعہ دھوئے۔ مسواک کرے یا انگشت شہادت سے دانت صاف کرے۔ تین بار کلی کرے۔ تین بار ناک میں پانی ڈال کر صاف کرے۔ تین بار چہرہ کنپٹیوں تک دھوئے تین بار ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھوئے۔ ایک ہاتھ کی انگلیوں میں دوسرے ہاتھ کی انگلیاں ڈال کر خلال کرے۔ نئے پانی سے سارے سر کا مسح کرے۔ ٹخنوں سمیت تین بار پاؤں دھوئے اور انگلیوں کا خلال کرے۔ ایک عضو کو اتنی جلد دھوئے کہ دوسرا عضو خشک نہ ہو جائے۔ ہر عضو دھوتے وقت کلمہ شہادت زیر زبان دہرانا چاہیئے۔ یاد رہے اسی ترکیب سے وضو کریں۔ یہ سنت طریقہ ہے۔

تیمم تیمم وضو کا نعم البدل ہے۔ بیماری۔ مسافرت۔ خوف دشمن، اگر اپنے موجودہ پانی سے وضو کرے تو پیاسا رہ جائے۔ عید اور جنازہ کی نماز قضا ہوتی ہو تو تیمم کر لینا چاہیئے۔ ہر ایک غبار والی خشک چیز پر تیمم

کرنا درست ہے۔

ترکیب تیمم پہلے دونوں ہاتھ مٹی یا غبار والی خشک چیز پر مار کر چہرہ پر ملے دوبارہ ہاتھ مار کر ہاتھ کو انگلیوں سے کہنیوں کی طرف لا کر پھر انگلیوں کی طرف لے جائے۔ یاد رہے تیمم کو توڑنے والی باتیں وہی ہیں جو وضو کے لئے ہیں۔ البتہ پانی ملنے پر بھی تیمم ٹوٹ جاتا ہے۔ اگر غسل کرنا فرض ہو جائے اور کسی طرح پانی نہ ملے تو تیمم کرنا جائز ہے۔ تیمم کا وہی طریقہ ہے جو وضو کے بیان میں لکھا ہے۔

نواقض وضو یعنی جس سے وضو ٹوٹے۔ آگے یا پیچھے سے جو بھی نکلے، بدن سے لہو، پیپ، ریح کا خارج ہونا، نشہ یا بیہوش یا دیوانہ ہو جائے یا منہ بھر کر قے کرے یا تکیہ لگا کر سوئے۔ ان چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

نماز با جماعت پڑھنے کے مسائل قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے با جماعت نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ حضور اکرم ؐ کی حدیث ہے کہ مسجدوں میں جماعت کے ساتھ ادا کی ہوئی نمازوں کا ثواب ستائیس درجوں سے ایک ہزار درجوں تک ہے۔ دوسری حدیث میں ہے۔ لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِالْجَمَاعَۃِ (ترجمہ: جماعت کے بغیر نماز نہیں ہوتی گویا بغیر عذر کے مسجد اور جماعت کو چھوڑ کر گھر میں پڑھی ہوئی فرض نمازیں نامکمل رہ

جاتی ہیں۔ ایسی نمازوں کی قبولیت کا خطرہ ہے۔ ایک اور حدیث میں حضورؐ نے فرمایا: میرا جی چاہتا ہے کہ ایسے لوگوں کے گھروں کو آگ لگا دوں۔ جو اذان سن کر مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز نہیں پڑھتے (بخاری و مسلم) نماز باجماعت پڑھنے سے پابندی اوقات، اطاعت اور مساوات کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

یاد رہے جو نمازی بعد میں آئے اسے حق نہیں کہ پہلے صف میں کھڑے نمازی کو ہٹا کر خود کھڑا ہو جائے۔ خواہ بعد میں آنے والا بادشاہ وقت ہی کیوں نہ ہو۔ باجماعت نماز ادا کرنا سنت موکدہ ہے اور ہر محلہ کی مسجد میں نماز کی جماعت ہونا واجب ہے۔

نماز کا جو رکن ادا ہو رہا ہو اسی میں

نماز کے لئے جماعت میں شامل ہونا

شامل ہو جانا چاہیئے۔ امام کے رکوع سے قومہ تک جانے سے پہلے اگر مقتدی جماعت میں شامل ہو جائے تو وہ رکوع مل جاتی ہے۔ اگر مقتدی نے امام کے پیچھے کوئی رکعت کم پڑھی ہو تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد اٹھ کر اپنی رکعات پوری کرے۔ چھوٹی ہوئی رکعت میں ثنا، تعوذ، الحمد کے ساتھ سورۃ ملا کر پڑھے۔ جماعت کے ساتھ ایک یا تین رکعت پڑھی ہوں تو دوسری اور چوتھی میں قعدہ کرے۔

نماز کے ارکان اور شرائط

نماز شروع کرنے سے پہلے سات فرض ہیں انہیں شرائط کہتے ہیں اور سات فرض

نماز کے اندر ہیں انہیں ارکان کہتے ہیں۔

شرائط	ارکان
۱۔ بدن کا پاک ہونا ۲۔ کپڑوں کا پاک ہونا	۱۔ تکبیر تحریمہ کا کہنا ۲۔ قیام
۳۔ جگہ کا پاک ہونا ۴۔ وقت مقررہ کا پہچاننا	۳۔ قرآت ۴۔ رکوع
۵۔ ستر ڈھانپنا ۶۔ نیت نماز ۷۔ قبلہ کی طرف رخ کرنا	۵۔ سجدہ ۶۔ قعدہ ۷۔ قصداً نماز کو ختم

قبلہ قبلہ سے مراد کعبۃ اللہ کی عمارت ہے۔ جسے حرمت والی مسجد کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں فرمایا ہے۔ کہ کعبہ ثواب اور امن کی جگہ ہے تمام مسلمان کو چاہیئے کہ وہ یہاں کہیں بھی ہوں حرمت والی مسجد کی طرف رخ کر کے نماز پڑھیں۔ کعبہ مسلمانوں کا مرکز ہے۔ اپنا مرکز پہچاننا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ سب مسجدوں کے رخ کعبہ کی طرف ہوتے ہیں۔ اس سے فائدہ یہ ہے کہ تمام مسلمان ایک رخ کھڑے ہو کر نماز پڑھیں اور اختلاف میں نہ پڑ جائیں۔ اگر کسی جگہ قبلہ کا صحیح رخ معلوم نہ ہو سکے تو جس طرف قبلہ ہونے پر دل مطمئن ہو اسی رخ نماز پڑھ لی جاتی ہے۔

۱۳۲۶۰

اوقات نماز ۱۔ نماز فجر صبح صادق سے سورج نکلنے تک (۲) نماز ظہر سورج ڈھلنے سے ہر چیز کا سایہ دوگنا ہونے تک ۳۔ نماز عصر ہر چیز سایہ دوگنا ہونے سے سورج غروب ہونے سے پہلے تک مگر سورج غروب ہونے سے کچھ دیر پہلے وقت مکروہ شروع ہو جاتا ہے۔ نماز عصر مکروہ

وقت سے پہلے ادا کریں (۴) نماز مغرب ۔ سورج غروب ہونے سے اندھیرا پھیلنے تک (۵) نماز عشاء ۔ اندھیرا پھیل جانے کے بعد سے صبح صادق تک مگر افضل وقت نصف رات تک ہے ۔

رکعت نماز

نماز فجر ۔ پہلے دو سنت، پھر دو فرض ۔

نماز ظہر ۔ پہلے چار سنت، پھر چار فرض، پھر دو سنت، پھر دو نفل ۔

نماز عصر ۔ پہلے چار سنت، پھر چار فرض

نماز مغرب ۔ پہلے تین فرض، پھر دو سنت ۔ پھر دو نفل ۔

نماز عشاء ۔ پہلے چار سنت، پھر چار فرض، پھر دو سنت، پھر دو نفل، پھر تین وتر، پھر دو نفل ۔

اوقات ممنوع نماز

ان وقتوں میں نماز پڑھنا منع ہے ۔ سورج نکلنے وقت، زوال کے وقت، سورج ڈوبنے پر جمعہ کا خطبہ کے وقت، فرض نماز کی موجودگی میں اور کوئی نماز

مکروہ نمازیں

نماز فجر کے بعد نفل پڑھنا، نماز عصر کے بعد نفل، پیشاب یا پاخانہ روک کر نماز پڑھنا ۔

نیت نماز

میں نیت کرتا ہوں (تعداد) رکعت نماز (فرض، واجب، سنت، نفل) کی واسطے اللہ تعالیٰ کے وقت نماز فلاں فلاں منہ طرف کعبہ

کے اگر امام کے ساتھ پڑھنی ہو تو یوں کہے پیچھے اس امام کے (اللہ اکبر)

ترکیب نماز پہلے نماز کے ارکان و شرائط کا پوری طرح خیال کر کے قبلہ کی طرف رخ کر کے کھڑا ہو جائے اور جو نماز پڑھنی ہو اس کی نیت کی جائے اور دونوں ہاتھ کانوں کی لونک اٹھا کر تکبیر کہے اور ہاتھ ناف کے نیچے باندھ لے۔ بعد ثناء پھر تعوذ اور تسمیہ، سورہ فاتحہ، سورہ اخلاص یا اور کوئی صورت پڑھنے کے بعد تکبیر کہہ کر رکوع میں جائے۔ رکوع میں تین یا پانچ یا سات بار تسبیح پڑھے پھر سیدھا کھڑا ہوتا ہوا تسمیع و تحمید کہے۔ پھر تکبیر کہتا ہوا سجدہ میں جا کر تین یا پانچ یا سات بار سجدہ کی تسبیع پڑھے۔ پھر تکبیر کہتا ہوا بیٹھ جائے اور بقدر ایک تسبیح جتنا وقت بیٹھ کر پھر تکبیر کہہ کر سجدہ میں جائے اور پہلے کی طرح تسبیحیں پڑھے۔ پھر تکبیر کہتا ہوا کھڑا ہو جائے اور دوسری رکعت بھی پہلی رکعت کی طرح ادا کرے مگر ثنا اور تعوذ نہ پڑھے۔ دوسری رکعت کے بعد قعدہ کرے۔ یعنی دونوں سجدوں کے بعد دوزانو ہو کر بیٹھ جائے اور تشہد پڑھے۔ اگر نماز دو رکعت والی ہے۔ تو تشہد کے بعد درود اور دعا۔ پڑھ کر سلام پھیر دے اور اگر نماز تین یا چار رکعت والی ہے تو تشہد پڑھنے کے بعد تکبیر کہہ کر کھڑا ہو جائے اور باقی دو رکعات فرض نماز میں بغیر سورۃ۔ اور سنت نماز میں سورۃ کے ساتھ ادا کرے اور آخری قعدہ میں تشہد کے بعد درود، دعا، پڑھے۔ پھر السلام علیکم ورحمۃ اللہ پہلے دائیں طرف پھر بائیں طرف کہہ کر نماز کو پورا کر دے۔ اور ہر فرض نماز کے بعد ۳۳ بار سُبْحَانَ اللّٰہِ ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۳۴ بار

اللہ اکبر کہہ کر دعا مانگے۔

سجدہ سہو نماز میں واجب چیزیں بھول کر چھوڑنے سے سجدہ سہو لازم آتا ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ آخری قعدہ میں تشہد کے بعد دائیں جانب ایک سلام پھیرے۔ پھر تکبیر کہہ کر دو سجدے کرے۔ پھر دوبارہ تشہد، درود اور دعا کے بعد سلام پھیرے۔

نماز وتر نماز وتر واجب ہے۔ جس کی تین رکعتیں ہیں۔ جو عشاء کی نماز میں آخری دو لفظوں سے پہلے پڑھی جاتی ہے۔ تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ و اخلاص پڑھ کر تکبیر کہہ کر دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاتے اور پھر باندھ کر دعائے قنوت پڑھے پھر تکبیر کہہ کر رکوع میں جاتے تیسری رکعت پر قعدہ کر کے سلام پھیرے یاد رہے۔ وتر صرف ماہ رمضان میں باجماعت پڑھنے چاہییں۔

نماز تراویح نماز تراویح مرد اور عورت دونوں کے لئے پڑھنا سنت ہے ماہ رمضان میں نماز عشاء کے فرض، سنت اور دو نفل پڑھنے کے بعد اور وتر پڑھنے سے پہلے بیس رکعت باجماعت دو دو کر کے پڑھی جاتی ہیں نماز تراویح کے بعد وتر با جماعت پڑھنا چاہیئے۔ چاہے کسی کی چند رکعات باقی رہتی ہوں لازم ہے کہ وتر باجماعت پڑھے۔

نماز جمعہ جمعہ کی نماز ظہر کے وقت پڑھی جاتی ہے۔ یہ نماز ہر عاقل و بالغ مسلمان پر فرض ہے۔ مگر عورت، غلام، بیمار، مسافر پر

فرض نہیں - اگر پڑھ لی جائے تو ادا ہو جاتی ہے - پہلی اذان کے بعد چار سنتیں پڑھے - پھر دوسری آذان کے بعد امام خطبہ پڑھتا ہے - اس کو غور سے سننا واجب ہے - خطبہ کے بعد امام کی اقتدا میں دو رکعت فرض نماز جمعہ پڑھے بعد میں اسی مسجد میں یا محلہ کی مسجد میں چار سنتیں، پھر دو سنتیں اور دو نفل - پڑھے - جمعہ کے دن غسل کرنا سنت ہے اور خوشبو لگانا کپڑے پہننا مستحب ہے۔

فضائل جمعہ جمعہ کی نماز ادا کرنے کے لئے جو شخص جس قدر جلد جامع مسجد میں آئے گا اسی قدر اسے زیادہ ثواب ملے گا —

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتے جمعہ کے دن مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور سب سے پہلے جو شخص آتا ہے اس کا نام لکھ لیتے ہیں اس کے بعد دوسرے کا اسی طرح درجہ بدرجہ سب کا نام لکھتے ہیں - اور فرمایا جو شخص سب سے پہلے مسجد میں داخل ہوا، اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اونٹ کی قربانی جتنا ثواب ملتا ہے اس کے بعد گائے کی قربانی جتنا پھر مرغ کی قربانی جتنا - پھر اللہ تعالیٰ کی راہ میں انڈا صدقہ دینے جتنا ثواب ملتا ہے - جب خطبہ شروع ہو جاتا ہے تو فرشتے بھی خطبہ سننے میں مشغول ہو جاتے ہیں اور لکھنا بند کر دیتے ہیں - بعد میں آنے والے کو نماز ہی کا ثواب ملتا ہے۔

نماز عیدین عید الفطر و عید الاضحیٰ ان دونوں عیدوں کو عیدین کہتے ہیں عید کی نماز اسلامی برادری کا سال میں دو بار تمام شہر اور اردگرد

کے گاؤں کے مسلمانوں کا سب سے بڑا اجتماع ہوتا ہے۔ اس کا مقصد اتفاق و تنظیم کا وہ روح۔ خوش کرنے والا سماں ہے جو کافروں کے دلوں پر مسلمان کی ہیبت بٹھا دے۔

آداب عیدین - نمازِ عید واجب ہے۔ نماز ادا کرنے سے پہلے مسواک کرنا غسل کرنا سنت ہے۔ حسب توفیق عمدہ کپڑے پہننا۔ خوشبو لگانا۔ عید الفطر کے دن عیدگاہ جانے سے پہلے اور عید الضحیٰ کے دن نماز ادا کرکے واپس آکر کھانا مستحب ہے۔ نمازِ عید کھلے میدان میں پڑھنا اور راستہ بدل کر آنا۔ پیادہ جانا، راستہ میں تکبیر و حمد عید الفطر کے دن آہستہ آواز سے اور عید الضحیٰ کے دن بلند آواز سے پڑھتے جانا نیز یہ تکبیریں ذی الحجہ کی نویں تاریخ کی فجر کی نماز سے تیرھویں تاریخ کی نمازِ عصر تک کہنی چاہئیں۔ یاد رہے عید الضحیٰ کی نماز ادا کرنے کے بعد قربانی کے لئے جانور ذبح کئے جاتے ہیں اور عید الفطر کے دن عیدگاہ جانے سے پہلے صدقہ فطر دینا واجب ہے عیدین کی نماز سے پہلے یا بعد میں عیدگاہ میں نفل پڑھنا منع ہے۔

نیت و طریق نماز - نمازی کو چاہیئے کہ جب صفیں درست ہو جائیں تو کھڑے ہو کر یہ کہے، میں نیت کرتا ہوں دو رکعت نماز واجب عید الفطر (یا عید الضحیٰ) ساتھ چھ زائد تکبیروں کے پیچھے اس امام کے، منہ طرف کعبہ شریف کے تکبیر کہہ کر ثناء، تعوذ، تسمیہ کے بعد تین تکبیریں کہے۔ ہر تکبیر پر ہاتھ کانوں کا

تو کانوں تک اٹھا کر کھلے چھوڑ دے۔ زائد تیسری تکبیر پر ہاتھ باندھ لے۔ امام سورۂ فاتحہ اور قرأت پڑھے تو مقتدی خاموشی سے سنے اور امام کی پیروی میں رکوع و سجدہ کرے دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ و قرأت کے بعد رکوع جانے سے پہلے تین تکبیریں کہہ کر ہاتھ کھلے چھوڑ دے چوتھی تکبیر پر رکوع میں چلا جائے۔ رکوع و سجود کرتے وقت امام کے ساتھ آہستہ تکبیریں کہتا جائے اور حسب معمول قومہ، سجدہ اور قعدہ بجالا کر دونوں طرف سلام پھیرے۔ یاد رہے نماز عیدین کے بعد عید کا خطبہ سننا واجب ہے۔ اس کے بغیر نماز پوری نہیں ہوتی۔

مسافر کی نماز اگر کوئی شخص سفر میں ہو اور اس کے سفر کا اندازہ اڑتالیس میل انگریزی ہے تو نماز ظہر، عصر، عشا کی فرض نمازوں میں دو رکعتیں پڑھے۔ سنتوں کے لئے یہ حکم ہے کہ اگر جلدی ہو تو فجر کی سنتوں کے سوا باقی نمازوں کی سنتیں چھوڑ دینا درست ہے ان کے چھوڑنے سے گناہ نہیں ہوتا اگر جلدی نہ ہو، نہ اپنے ساتھیوں سے رہ جانے کا ڈر ہو تو اس صورت میں سنتیں پوری ادا کرے اور کم نہ کرے۔ یاد رہے۔ فجر مغرب اور وتر کی نمازیں بھی کم نہ کرے۔

بیمار کی نماز نماز کسی حالت میں نہ چھوڑے۔ جب تک کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی قوت ہو، کھڑا ہو کر نماز پڑھے اور جب کھڑا نہ رہ سکتا ہو تو بیٹھ کر نماز پڑھے بیٹھے بیٹھے رکوع کرے اور رکوع کر کے دونوں سجدے کرے۔ رکوع کے لئے اتنا جھکے کہ پیٹھ خوب برابر ہو جائے۔ اگر رکوع، سجدہ کرنے کی ہمت نہ ہو رکوع اور

سجدہ کو اشارے سے ادا کرے اور سجدہ کے لئے رکوع سے زیادہ جھکنا جاتا کرے سجدہ کرنے کے لئے سجادہ تکیہ وغیرہ کوئی اونچی چیز رکھ لینا اور اس پر سجدہ کرنا ناجائز ہے۔

نماز جنازہ جنازہ کی نماز فرض کفایہ ہے۔ وضو کرنے کے بعد نماز جنازہ کے لئے طاق صفیں تین یا پانچ یا سات بنائی جائیں۔ یہ نماز صرف کھڑے ہو کر پڑھی جاتی ہے۔

نیت و ترکیب نماز جنازہ میں نیت کرتا ہوں چار تکبیر نماز جنازہ فرض کفایہ ثنا واسطے اللہ تعالیٰ کے۔ درود واسطے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے، دعا واسطے حاضر میت کے، منہ طرف کعبہ شریف کے پیچھے اس امام کے۔ امام کے تکبیر کہنے پر خود بھی تکبیر کہہ کر ہاتھ باندھ لے۔ پہلے ثنا پڑھے پھر دوسری تکبیر کے بعد درود شریف پڑھے۔ تیسری تکبیر پر دعا جنازہ پڑھے۔ چوتھی تکبیر پر سلام پھیر دے۔

نفلی نمازیں

نماز تہجد نماز تہجد کا وقت نصف شب کے بعد سے صبح صادق سے پہلے تک ہے قرآن حکیم میں لکھا ہے کہ نصف رات کو اٹھ کر نماز ادا کرنا اور قرآن کو سمجھ کر پڑھنے والے مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ خاص مرتبہ عطا کرتا ہے اس نماز

میں دو دو رکعت کر کے چار رکعت سے بارہ رکعت تک پڑھے۔ اور جو کوئی بھی آیت یا سورت یاد ہو پڑھ لی جائے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نماز ہمیشہ پڑھی ہے

نمازِ اشراق جب سورج بلند ہو کر اس کی زردی دور ہو جائے تو چار رکعت نماز نفل اشراق پڑھے۔

نمازِ ضحیٰ یعنی وقت چاشت کی نماز۔ جب نو دس بجے کا وقت ہو تو آٹھ رکعت پڑھے اور بعد زوال کے پڑھے تو چار رکعت پڑھے۔ اسے نمازِ زوال کہتے ہیں۔

نمازِ اوابین نمازِ مغرب کے بعد چھ تا بیس رکعت نفل پڑھے جاتے ہیں اسے صلوٰۃ اوابین کہتے ہیں۔ جس کا پڑھنا موجب ثواب و برکت ہے

نمازِ حفظ الایمان نمازِ حفظ الایمان پڑھنے والا حسب ایماء حدیث شریف دنیا سے باایمان جائے گا۔ وقت مرگ شیطان اس کو بہکا نہ سکے گا۔ اس نماز کی دو رکعتیں نمازِ مغرب کے بعد پڑھی جاتی ہیں۔ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی ایک بار سورۃ اخلاص تین بار، سورۃ فلق اور سورۃ ناس ایک ایک بار پڑھی جاتی ہے۔ ختم نماز کے بعد مسجد میں جا کر تین بار کہا جاتا ہے یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ ثَبِّتْنِیْ عَلَی الْاِیْمَانِ۔

نمازِ توبہ اگر کوئی بات خلاف شریعت ہو جائے تو دو رکعت نماز نفل پڑھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور میں خوب گڑگڑا کر توبہ کرے اور اپنے کئے پر پچھتائے

اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے اور آئندہ کے لئے پکا ارادہ کرے کہ اب ایسا ہرگز نہ کروں گا۔ اس طرح کرنے سے اللہ تعالیٰ وہ گناہ معاف کر دیتے ہیں۔

مسجد میں داخل ہونے کے آداب مسجد میں داخل ہوتے وقت داہنا پاؤں اندر رکھے۔ اگر جوتوں میں کوئی گندگی لگی ہو تو اسے زمین سے گھس کر صاف کرے۔ داخل ہوتے وقت تسمیہ پڑھے۔ حاضرین سے جاتے ہی السلام علیکم کرے۔ اگر مسجد خالی ہو تو اپنے نفس پر سلام کرے اور دعا مانگے کہ اللہ تعالیٰ اس پر رحمت کے دروازے کھول دے۔ پھر قبلہ رو ہو کر بیٹھ جائے۔ دنیاوی باتیں اور لہو ولعب میں مشغول نہ ہو۔ آواز بلند نہ کرے۔ تلوار کو بے نیام نہ کرے، نہ تیروں کو صاف کرے۔ نہ کوئی گم شدہ چیز تلاش کرے اور نہ کوئی خرید و فروخت کرے اور مسجد سے نکلتے وقت بایاں پاؤں باہر نکالے۔

زکوٰۃ کا بیان زکوٰۃ مذہب اسلام کا چوتھا رکن ہے۔ مسلمان جو صاحب نصاب ہو اس پر زکوٰۃ فرض ہے۔ جو اس سے انکار کرے وہ کافر ہے۔ صاحب نصاب وہ شخص ہے جس کے پاس ۷½ تولہ یا اس سے زائد سونا یا سونے کے زیور، ۵۲½ تولہ چاندی یا چاندی کے زیور کچھ نقدی ہو اور ان چیزوں پر ایک سال گزر جائے تو اس چیزوں یا ان کی مالیت کا چالیسواں حصہ (ڈھائی فی صد) زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہے۔

زکوۃ کے اموال میں بھیڑ، بکریاں، گائے، اونٹ، زمین کی پیداوار وغیرہ شامل ہیں ان کی زکوٰۃ کسی صاحب علم سے پوچھ کر ادا کی جائے۔

حج کا بیان

حج اسلام کا پانچواں رکن ہے۔ ضروری اخراجات کرنے کے بعد اگر اتنی رقم بچ جائے جو سفر حج کو کافی ہو تو اس شخص پر حج فرض ہے۔ بشرطیکہ راستہ میں امن و امان ہو اور کسی طرح کا خطرہ نہ ہو۔ نیز اہل و عیال کا پورا خرچ دے جائے یا انہیں ساتھ لے جائے۔ جو شخص حج کو فرض نہ جانے۔ وہ کافر ہے اور جس پر حج فرض ہوتا اور قصداً نہ جائے وہ بڑا گنہگار ہے۔ تمام عمر میں ایک بار حج کرنا فرض ہے۔

حصہ دوم

فہرست

عنوان

عنوان

عنوان

نماز کی حقیقت حاصل کرنے کا طریقہ
نماز کی حقیقت حاصل کرنے کے اسباب
نماز کی محبت اور عظمت دل میں پیدا کرنا
جماعت اور مسجد کی پابندی
نماز کے ضروری مسائل کا علم
نماز کو مقصد زندگی سمجھنا اور اس کا اہتمام کرنا۔

نماز کے متعلق پہلا خط

"اس خط کی تبلیغ و اشاعت میں کوشش کریں۔ اپنی اپنی مساجد میں بعد نماز جمعہ اس کو سنائیں۔ نمازی اور بے نمازی سب کو ان مطالب سے واقف ہونا ضروری ہے۔ اثر دینا خدا کے ہاتھ میں ہے۔ لیکن آیاتِ قرآنیہ کا درس نہ کبھی بے اثر رہا۔ نہ رہے گا۔ نہ ایسا ہونا ممکن ہے۔

قُرْاٰنًا عَجَبًا یَّهْدِیْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ۔

(قرآن مجید ہدایت کا راستہ دکھانے والی عجیب وغریب کتاب ہے ہم اس پر ایمان لائے")

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ حَامِدًا وَّمُصَلِّیًا

برادرانِ ایمانی کے نام ایک ضروری پیغام ؎

تازہ خواہی داشتن گر داغہائے سینہ را
گاہے گاہے باز خواں ایں قصۂ پارینہ را

برادرانِ من! السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ۔ اس وقت جو پیغام میں آپ کو سناتا ہوں۔ یہ میرے نفس کا پیغام نہیں بلکہ وہ پیغام ہے

جو سات آسمانوں کے اُوپر سے نازل ہُوا یعنی قرآن کریم کی چند آیتیں ہیں۔ جن پر مسلمانوں کی فلاح و بہبود کا بہت کچھ انحصار ہے۔ آج سے تیرہ سو برس پہلے اقبال مندوں کا ایک طبقہ تھا یعنی صحابہ کرام جن کے سامنے یہ کلام پاک عرش بریں سے اترا اور اس جماعت نے سنتے ہی آمَنَّا بِہٖ (ہم اس پر ایمان لائے) کی صدا بلند کی اور ان کی یہ سعادت بھری آواز مالک کو اتنی پسند آئی۔ کہ قرآن مجید میں اس کا ذکر ان با عزّت کلمات میں ہُوا:

إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي لِلْإِيمَانِ أَنْ آمِنُوا بِرَبِّكُمْ فَآمَنَّا۔

(تحقیق ہم نے سنا ایک منادی ایمان کی طرف پکارتے ہوئے کہہ رہا تھا کہ اپنے رب پر ایمان لے آؤ۔ پس ہم ایمان لے آئے)

کاش آج تم بھی ان آیتوں کو سُنکر اسی طرح لبیک کہو اور اپنی فرمانبرداری کا جوہر دکھلا کر اپنے مالک کی رضامندی حاصل کرو۔

گر امروز گفتارِ ما نشنوی

مبادا کہ فردا پشیمان شوی

نماز اور نماز کی حفاظت

ایمان والوں پر ابدی اور دائمی فرض ہے

(۱) فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ۔ (والمحصنٰت سورۃ نساء)

ترجمہ :۔ پس نماز قائم کرو۔ بہ تحقیق نماز ایمان والوں پر لکھی ہوئی وقت مقرر کی ہوئی چیز ہے۔

ف۔ کانت کا لفظ جو آیت میں ہے بتا رہا ہے کہ نماز ایک دائمی فرض ہے جس کی فرضیت ہر زمانہ میں تھی اور ہر زمانہ میں رہے گی۔ درمختار میں ہے ولم یخل عنہا شریعۃ مرسل یعنی نماز سے کسی پیغمبر کی شریعت خالی نہ تھی۔

(۲) حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ (سیقول سورہ بقر)

ترجمہ : حفاظت کرو نمازوں کی اور خاص کر درمیانی نماز کی اور کھڑے ہو اللہ کے سامنے ادب سے۔

ف۔ درمیانی نماز اکثر مفسرین کے نزدیک عصر کی نماز ہے۔ نماز کی حفاظت کا حکم ایک عجیب معنی رکھتا ہے۔ حفظ کے معنی ہیں کسی چیز کو نگاہ رکھنا مطلب

یہ ہوا کہ نماز کا خیال رکھو نماز سے غفلت نہ ہونے پائے۔

دین الٰہی کا پہلا سبق ایمان کے بعد نماز ہے۔

قرآن مجید کے دیکھنے سے ظاہر ہے کہ نہ صرف ہماری شریعت ہیں بلکہ تمام پیغمبروں کی شریعت میں ایمان کے بعد پہلا سبق نماز ہے۔ اس مقام پر اپنی شریعت کے متعلق دو آیتیں لکھی جاتی ہیں۔

(۳) قُلْ لِّعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَیُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَّا بَیْعٌ فِیْہِ وَلَا خِلٰلٌ۔ (وما ابری سورہ ابراہیم)

ترجمہ: اے نبی۔ میرے ان بندوں سے جو ایمان لا چکے ہیں کہدیجئے کہ نماز قائم کریں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کریں۔ قبل اس کے کہ وہ دن آئے جس میں نہ خرید و فروخت ہو گی نہ دوستیاں ہوں گی۔ یعنی قیامت کا دن۔

(۴) وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ۔ حُنَفَآءَ وَیُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوا الزَّکٰوۃَ وَذٰلِکَ دِیْنُ الْقَیِّمَۃِ ؕ

(پارہ عم۔ سورہ بیّنہ)

ترجمہ:۔ اور نہیں حکم دیا گیا لوگوں کو مگر اس بات کا کہ عبادت کریں اللہ

کی اس حال میں کہ خالص کرنے والے ہوں اس کے لئے عبادت کو اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں اور یہی ہے ملتِ قیمّہ یعنی ملت جمیع انبیا کی ۔

ف۔ اس آیت سے علاوہ اس کے کہ دینِ الٰہی کا پہلا سبق ایمان کے بعد نماز ہے یہ بھی معلوم ہوا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پاک کی اصل بنیاد یہی تین چیزیں ہیں اوّل عقیدۂ توحید دوم نماز سوم زکوٰۃ ان تین چیزوں کے سوا جس قدر چیزیں آپ نے تعلیم فرمائیں وہ انہیں کے توابع ہیں ۔

نماز کی تاثیر اور خاصیتیں ۔

(۵) اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَ لَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ (پارہ اتل ما اوحیَ سورۃ)

ترجمہ:۔ بہ تحقیق نماز روکتی ہے بے حیائی کے کام اور خلافِ شریعت کام سے ۔

ف۔ ذرا غور سے دیکھو کتنی بڑی خاصیت ہے۔ معلوم ہوا کہ ایک نماز کسی کی اگر درست ہو جائے تو تمام عیبوں سے ۔ تمام گناہوں سے بچانے کے لئے پوری شریعت کا پابند بنانے کے لئے نماز کافی ہے ۔ کیا اب بھی مسلمانوں کو نماز کی طرف توجہ نہ ہوگی اور کیا اب بھی نمازی اپنی نماز کو با قاعدہ درست کرنے کی فکر نہ کریں گے ۔

(۶) یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ۔

إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ (سيقول)

ترجمہ:- اے ایمان والو! مدد مانگو بذریعہ صبر اور نماز کے۔ بہ تحقیق اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

ف۔ معلوم ہوا کہ نماز حاجت روائی کا مقبول وسیلہ ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خاص نماز بھی نماز حاجت کے نام سے تعلیم فرمائی ہے (دیکھو علم الفقہ جلد دوم) یہ آیت قرآن مجید میں دو جگہ ہے۔ ایک جگہ مسلمانوں سے خطاب کر کے ارشاد ہوئی ہے جیسا کہ اوپر دیکھ رہے ہو اور دوسری جگہ بنی اسرائیل کے قصہ میں ہے۔ معلوم ہوا کہ نماز کا وسیلہ حاجت روائی ہونا تمام نبیوں کی متفقہ شریعت ہے۔

ایمانِ حقیقی نمازیوں میں منحصر ہے

(۷) إِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ إِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ إِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ۔ أُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ۔

(قال الملاء۔ سورۃ انفال)

ترجمہ:۔ مومن وہی لوگ ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل ڈر جائیں اور جب ان کے سامنے اللہ کی آیتیں پڑھی جائیں تو ان کا ایمان ترقی کرے اور اپنے پروردگار پر ہی بھروسہ رکھتے ہوں یعنی وہ لوگ جو نماز قائم کرتے ہوں اور جو ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرتے ہوں۔ یہی لوگ سچے مومن ہیں۔ ان کے لئے درجے ہیں ان کے پروردگار کے پاس اور بخشش ہے اور روزی ہے عزت کی۔

ف۔ اس آیت میں فرمایا کہ مومن وہی لوگ ہیں جن میں یہ تین صفتیں ہوں۔ اللہ کے ذکر سے ان کے دلوں میں خوف پیدا ہو۔ قرآن مجید کے سننے سے ان کا نور ایمان ترقی کرے۔ خدا کے سوا کسی پر ان کا بھروسہ نہ ہو۔ پھر ان تین صفتوں کو نماز قائم کرنے والوں اور زکوٰۃ دینے والوں ہی میں منحصر کر دیا۔ واقعی نماز کی ایک عجیب شان ہے۔

(۸) وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ۔

(وَاِذَا سَمِعُوْا۔ سورہ انعام)

ترجمہ:۔ اور جو لوگ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں وہ قرآن پر ایمان لاتے ہیں۔ اور وہ اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں۔

ف۔ معلوم ہوا کہ قیامت پر اور آخرت پر جس کا ایمان ہوگا وہ نماز کی حفاظت

میں ہرگز کوتاہی نہ کرے گا۔

نمازیوں سے مالک عرش کے وعدے

(۹) قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى

(پارہ عم۔ سورۂ اعلیٰ)

ترجمہ:۔ بہ تحقیق فلاح پاگیا وہ شخص جس نے پاکی حاصل کی اور اپنے رب کا نام لیا۔ پھر نماز پڑھی۔

ف۔ فلاح کا لفظ ہر قسم کی نعمت کو شامل ہے۔

(۱۰) وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّیْ مَعَكُمْ لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَیْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِیْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ (پا لایحب اللہ۔ سورہ مائدہ)

ترجمہ:۔ اور اللہ (تعالیٰ) نے فرمایا کہ بہ تحقیق میں تمہارے ساتھ ہوں بشرطیکہ تم نماز قائم کرو۔ اور زکوٰۃ دو۔ اور میرے رسولوں پر ایمان لاؤ۔ اور ان کی مدد کرو۔ اور اللہ (تعالیٰ) کو اچھا قرض دو۔ ضرور ضرور تم سے تمہاری برائیاں مٹادوں گا اور ضرور ضرور تم کو باغوں میں داخل کروں گا۔ جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں۔

ف۔ اہل ایمان ذرا غور سے دیکھیں کہ کتنا سستا سودا ہے۔ خدا کا

بندہ کے ساتھ ہونا کتنی بڑی دولت ہے اور یہ دولت صرف تین چیزوں کے عوض میں مل رہی ہے۔ ایمان ۔ نماز ۔ زکوٰۃ ۔ یقیناً سفت ہے اور مفت ہے ع ۔

نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

قرآن کریم کا فیض نمازیوں کے لئے مخصوص ہے

(۱) الٓمّٓ ۔ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ط (الم ۔ سورہ بقرہ)

ترجمہ: ۔ یہ کتاب ایسی ہے کہ کچھ (بھی) شک اس میں نہیں۔ ہدایت ہے ان ڈرنے والوں کے لئے جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں ۔

(۲) طٰسٓ ۔ تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَكِتٰبٍ مُّبِيْنٍ هُدًى وَّ بُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۔

(قال الذین ۔ سورہ نمل)

ترجمہ: یہ آیتیں ہیں قرآن اور واضح کتاب کی جو ہدایت و بشارت ہے
ہے ان ایمان والوں کے لئے جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور
وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔

(۱۳) الٓمّٓ ۔ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ هُدًى وَّرَحْمَةً
لِّلْمُحْسِنِيْنَ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ
وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝

(اتل ما اوحی ۔ سورہ لقمان)

ترجمہ: ۔ یہ آیتیں ہیں حکمت والی کتاب کی جو ہدایت اور رحمت ہے
ان نیکوکاروں کے لیے جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور وہ
آخرت پر ایمان رکھتے ہیں۔

ف: اکثر آیتوں میں نماز کے ساتھ زکوٰۃ کا ذکر ہے جیسا کہ تم نے دیکھا اور
دیکھو گے ۔ درمختار میں ہے کہ بتیس (۳۲) جگہ نماز کے ساتھ زکوٰۃ کا ذکر ہے۔
اس سے زکوٰۃ کی اہمیت علماء نے ثابت کی ہے۔

نماز نہ قائم کرنا مشرکوں اور کافروں کا کام ہے،

(۱۴) وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۔

(اتل ما اوحی ۔ سورہ روم)

ترجمہ: ۔ نماز کرو اور مشرکوں میں سے مت بنو۔

(١٥) وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ ارْكَعُوا لَا يَرْكَعُونَ ۔ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ۔ (تبارک الذی سورہ المرسلات)

ترجمہ:۔ "اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ رکوع کرو (یعنی نماز پڑھو) تو نہیں پڑھتے ۔ خرابی ہے قیامت کے دن جھٹلانے والوں کے لیے ۔"

ف ۔ معلوم ہوا کہ نماز کی نصیحت پہ عمل نہ کرنا خدا ورسول کے جھٹلانے والوں کا کام ہے ۔

بے نمازیوں سے دوستی رکھنا اور ان کو دینی بھائی سمجھنا جائز نہیں

(١٦) إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ (لایحب اللہ سورہ مائدہ)

ترجمہ:۔ سوا اس کے نہیں ہے کہ تمہارا دوست اللہ ہے اور اس کا رسول اور وہ ایمان والے جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور وہ عاجزی کرنے والے ہیں ۔

(١٧) فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ ۔ (واعلموا ۔ سورۃ توبہ)

ترجمہ:۔ پس اگر وہ لوگ کفر و شرک سے توبہ کریں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں تو تمہارے بھائی ہیں دین میں ۔

ف:۔ پہلی آیت سے نمازیوں میں دوستی کا انحصار اور دوسری آیت سے

دینی برادری کا انحصار ثابت ہوا۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ بے نمازیوں سے دوستی یا دینی برادری کا برتاؤ کرنا جائز نہیں۔

اپنے متعلقین بی بی بچوں کو نماز کی تاکید کرنا ہر شخص پر فرض ہے۔

(۱۸) وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا (تالہا پ سورہ طٰہٰ)

ترجمہ:۔ اے نبیؐ اپنے اہل کو نماز کا حکم دیجئے اور خود بھی نماز کی پابندی میں جو مصیبت پیش آئے اس پر صبر کیجئے۔

ف:۔ اہل سے مراد بی بی اور ہو سکتا ہے کہ تمام متعلقین مراد لیے جائیں۔

(۱۹) يَا بُنَيَّ أَقِمِ الصَّلٰوةَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَا أَصَابَكَ۔ إِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ (اتل ما اوحی۔ سورۃ لقمان)

ترجمہ:۔ اے میرے چھوٹے بیٹے نماز قائم کر اور لوگوں کو اچھی بات کا حکم دے اور بری بات سے منع کر اور جو مصیبت تجھے پہنچے اس پر صبر کر۔ بہ تحقیق یہ ہمت کے کام ہیں۔

ف۔ یہ حضرت لقمان علیہ السلام کی نصیحت ہے جو انھوں نے اپنے فرزند کو کی۔ خدا تعالیٰ نے ہم کو اس لیے سنائی کہ ہم کو بھی ایسا ہی کرنا لازم ہے۔

چھوٹی عمر میں اپنی اولاد کو نماز کا عادی بنانا چاہیئے۔
حدیث شریف میں ہے کہ اپنے لڑکوں کو سات برس کی عمر میں نماز کا حکم دو اور جب وہ دس برس کے ہوجائیں اور نماز نہ پڑھیں تو ان کو مارو۔

ایمان کے بعد سب سے زیادہ عزت والی حسنات کی چیز نماز قائم کرنا اور لوگوں کو نمازی بنانا ہے۔

(۲۰) اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ط (اقترب سورہ حج)

ترجمہ:- (یہ صحابہ مہاجرین) ایسے لوگ ہیں کہ جب ہم ان کو زمین میں حکومت دیں گے تو قائم کریں گے وہ نماز اور دیں گے زکوٰۃ اور حکم دیں گے اچھی بات کا اور منع کریں گے بری بات سے۔

ف: مطلب یہ ہے کہ سلطنت وحکومت ایک ایسی چیز ہے کہ اس کے نشہ میں بدمست ہوکر بڑی بڑی لغاوتیں لوگوں نے کی ہیں مگر (حضرت) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مہاجرین ایسے ہیں کہ حکومت وسلطنت کے مرتبہ پر پہنچنے کے بعد بھی نماز وزکوٰۃ میں ویسے ہی مشغول وسرگرم رہیں گے جیسے کہ تھے اور دین الٰہی کی ترویج میں اس طرح کوشش کریں گے جس طرح پہلے کرتے تھے۔

(۲۱) تَرٰهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ

وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ
ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ (پ ۲۶ سورۃ فتح)

ترجمہ :۔ دیکھتا ہے تو ان اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رکوع کرتے ہوئے سجدہ کرتے ہوئے چاہتے ہیں بخشش اللہ کی طرف سے اور رضامندی۔ نشانی ان کے مقبول ہونے کی ان کے چہروں میں نمودار ہے سجدہ کے اثر سے۔ یہ حالت ان کی تورات میں بیان ہو چکی ہے۔

ف :۔ خلاصۂ مطلب یہ کہ صحابۂ کرام نماز پڑھتے ہیں اور نماز سے ان کا مقصود سوا ہماری رضا و خوشنودی کے کچھ نہیں ہے۔ اور ان کے مخلصانہ سجدوں کے نور نے نہ صرف ان کے دلوں کو بلکہ چہروں کو بھی منور کر دیا ہے اور خدا کو ان کی نماز اس قدر پسند ہے کہ تورات میں جو ان کے وجود سے صدیوں پہلے کی کتاب ہے۔ ان کی نماز کی تعریف نازل فرمائی گئی۔ اے اصحاب نبی (صلی اللہ علی من صحبتم وعلیکم) تم کو یہ دولت خداداد مبارک ہے۔

طُوْبٰى لَكُمْ ثُمَّ طُوْبٰى لَكُمْ۔

(۲۲) وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَكَانَ
عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا۔ (قال الم اتل۔ سورۃ مریم)

ترجمہ :۔ وہ یعنی اسمٰعیل علیہ السلام اپنے لوگوں کو نماز کا اور زکوٰۃ کا حکم دیا کرتے تھے اور اپنے پروردگار کے نزدیک پسندیدہ تھے۔

کفر کے بعد سب سے زیادہ ذلت و نفرت کی چیز بے نمازی ہونا اور نماز سے روکنا ہے۔

(۲۳) وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا مُكَاءً وَّتَصْدِيَةً
(قال الملاء۔ سورۃ انفال)

ترجمہ:۔ اور نہیں تھی نماز ان کی کعبہ کے پاس مگر سیٹی بجانا اور تالی پیٹنا۔

ف:۔ کفار مکہ کی مذمت بیان ہو رہی ہے کہ وہ نماز اچھی نہ پڑھتے تھے۔ نماز میں کھیل کود کی حرکتیں کرتے جاتے تھے۔ جیسے آج "روافض" کو دیکھتے ہو کہ اذان دیتے جاتے ہیں حقہ پیتے جاتے ہیں۔ کبھی سجدہ گاہ کی ٹکی اڑ گئی تو نماز میں اس کے لیے دوڑے جاتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔

(۲۴) فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى (تبارک الذی سورۃ قیامہ)

ترجمہ:۔ پھر اس نے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تصدیق نہ کی اور نماز نہ پڑھی بلکہ نبی کی تکذیب کی اور منہ پھیرا۔

ف۔ کافر کی حالت اور اس کا عذاب آیت میں بیان ہو رہا ہے۔ اور دو جرم اس کے بیان فرمائے ہیں اوّل ایمان نہ لانا۔ دوم نماز نہ پڑھنا۔ اس آیت میں نماز نہ پڑھنے کو نبی سے منہ پھیرنا فرمایا جیسا کہ تقابل سے ظاہر ہے۔ یا اللہ ہم لوگوں کو اس بلا سے محفوظ رکھ۔ بفضلک و کرمک۔ آمین:

(۲۵) أَرَأَيْتَ الَّذِي يَنْهَى عَبْدًا إِذَا صَلَّى (پارہ ۳۰۔ سورۃ اقرأ)

ترجمہ:۔ پس کیا دیکھا ہے تو نے اس شخص کو جو روکتا ہے ہمارے بندہ کو نماز سے۔

ف:۔ اس آیت میں ابوجہل کا حال بیان ہو رہا ہے کہ وہ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کو نماز سے روکتا ہے اور آگے کی آیتوں میں اس قدر غصہ اس پر کیا ہے کہ آج ان الفاظ کے پڑھنے سے بدن کانپ جاتا ہے۔ فرمایا ہے کہ اگر وہ باز نہ آئے گا تو ہم اس کو پیشانی کے بل گھسیٹیں گے۔ ابوجہل نے بڑی بڑی شرارتیں کیں۔ سخت سخت ایذائیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچائیں مگر اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ غصہ اس حرکت پر آیا ہے کہ وہ نماز سے روکتا ہے۔

نماز اچھی پڑھنے کی کوشش کرنی چاہیے اور خدا سے دعا مانگنی چاہیئے کہ ہم کو اچھی نماز کی توفیق دے

(۲۶) رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي رَبَّنَا (پارہ ۱۳ یعنی سورۃ ابراہیم)

ترجمہ:۔ اے میرے پروردگار مجھ کو نماز کا قائم کرنے والا بنا دے اور میری اولاد میں سے بھی۔

ف:۔ اس آیت میں حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا

نقل فرمائی گئی ہے۔ خدا تعالیٰ نے ہم کو یہ دعا سنائی کہ دیکھو ہمارے مقبول بندے نماز کو ایسی بڑی چیز سمجھتے تھے کہ عمدہ سے عمدہ نماز پڑھتے تھے۔ پھر ہم سے دعا مانگتے تھے۔ کہ اے مالک ہم کو نماز کا قائم کرنے والا یعنی اچھی نماز پڑھنے والا بنا دے۔ تم بھی ایسا ہی کرو۔ نماز اچھی پڑھو اور اچھی نماز پڑھنے کی توفیق ہم سے مانگتے رہو۔

برادرانِ من! اس وقت میں اس خط کو اسی مقام پر تمام کرتا ہوں اگرچہ بہت کچھ لکھنا باقی ہے ؎

اندکے با تو گفتم و غم دل ترسیدم
کہ دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار ست

اس کے بعد اگر آپ لوگوں کی طرف سے طلب صادق اور شوقِ کامل کا ظہور ہوا تو انشاء اللہ کسی دوسرے خط میں اچھی نماز پڑھنے کا وہ طریقہ اور تدبیر لکھوں گا جو خداوند کریم جل شانہ نے اپنی کتاب مبارک سے اس ناچیز پر منکشف فرمایا ہے۔ اور یہ اس مالک کا انعام ہے جس کا شکریہ ہر موئے بدن زبان ہو جائے تو بھی ادا نہیں ہو سکتا۔

برادرانِ من! اس وقت بڑی ضرورت اس بات کی ہے کہ جو وعظ کتاب اللہ کا آپ لوگوں کو سنایا گیا ہے اور جو تاثیر اس کی آپ کے دلوں پر ہوئی ہے۔ اس تاثیر کی حفاظت کیجئے۔ آیاتِ الٰہی کے تیر مژگاں نے جو زخم

آپ کے دلوں پر ڈالے ہیں خدا کرے وہ زخم ہمیشہ ہرے رہیں، ایسا نہ ہو کہ آپ کی غفلت سے وہ زخم مندمل ہو جائیں ؎

زخمِ دلِ مظہرؔ مبادا بہ شود ہشیار باش
کیں جراحت یادگارِ ناوکِ مژگانِ اوست

والسلام آخر الکلام

کتبہٗ احقر عباد اللہ محمد عبد الشکور عفاہ مولاہ

از لکھنؤ۔ عمدۃ المطابع

۴ جمادی الاولیٰ ۱۳۴۱ھ۔

نماز کے متعلق دوسرا خط

یہ تحفہ جو حقیقتاً "سخنہائے شیریں تراز قند ہست" کا مصداق ہے ابتداءً تودیوریا ضلع گورکھپور اور سٹی ضلع کانپور کے برادرانِ اسلامی کے لیے تیار کیا گیا لیکن اب اس کو انجم میں درج کرکے سب مسلمانوں کے لیے خوانِ یغما بنایا جاتا ہے۔ وھوہذا

برادرانِ ایمانی کے نام ایک نہایت ضروری پیغام

این متاعِ دردِ من از راہِ دور آوردہ ام
از برائے داغِ دل آتش زطور آوردہ ام

برادرانِ من۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔ اس وقت یہ پیغام جو میرے ذریعہ سے آپ کے کانوں تک پہنچ رہا ہے۔ یہ پیغام اس خداوند قدوس کا ہے جس نے حق کے ساتھ بہترین انبیا جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا اور ان پر قرآن مجید نازل فرمایا۔

اسی پاک اور جان سے زیادہ پیاری کتاب کی آیتیں اس وقت آپ کو سنائی جاتی ہیں۔ حق تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے ایسا کرے کہ ان مقدس

آیتوں کا آپ کے دلوں پر ویسا ہی اثر ہو جیسا کہ ایک ایمان والے کے دل پر ہوتا ہے ؏

این دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

سال گزشتہ میں بھی بعض احباب کے نام ایک خط اسی مقصود کا بھیجا گیا تھا جو النجم کے دورِ جدید کے نمبر اوّل میں شائع ہو چکا ہے۔ خیال رکھا گیا ہے کہ مضامین مشترک نہ ہونے پائیں۔ تمام احباب سے التجا ہے کہ اس پہلے خط کے ساتھ اس کو بھی منضم کر لیں اور ان دونوں کا خود بھی مطالعہ کریں اور دوسرے مسلمانوں کو بھی پڑھ کر سنائیں۔

والاجر عند اللہ رب العالمین

ما طفلِ کم سواد و سبق قصہ ہائے عشق
صد بار یاد کردہ و از سر گرفتہ ایم

نماز کی تاکید اور اس کا اہتمام

قرآن مجید کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ شریعت الٰہیہ نے جیسا اہتمام نماز کے لیے کیا ہے ایسا اہتمام کسی دوسرے کام کے لیے نہیں کیا۔ قرآن شریف میں سات سو آیتیں نماز کے متعلق ہیں۔ اس قدر آیتیں شاید عقیدۂ توحید کے متعلق بھی نہ ہوں۔ اب ان سات سو آیتوں میں نماز کے متعلق کیا کیا ہدایتیں

فرمائی گئی ہیں۔ اور کیا کیا مطالب عالیہ ارشاد ہوئے ہیں۔ وہ ان آیتوں کے دیکھنے ہی سے معلوم ہو سکتے ہیں۔ قرآن کریم نے اس بات کو اچھی طرح بتا دیا ہے کہ ایمان والوں کا پہلا سبق نماز ہے اور ہر نبی کو نبوت کے بعد سب سے پہلے تلقین نماز کی ہوئی ہے۔ چند آیتیں حسب ذیل ہیں:-

(۱) وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْئَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى (سورۂ طٰہٰ پارہ ۱۶)

ترجمہ:- اے محمد علیک الصلوۃ والسلام اپنے اہل کو نماز کی تاکید کیجیے اور خود بھی نماز کی پابندی میں مشقت برداشت کیجیے۔ ہم آپ سے روزی نہیں مانگتے ہم تو خود آپ کو رزق دیتے ہیں اور انجام کار تقویٰ کے موافق ہوتا ہے۔

ف:- اس آیت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب بنا کر نماز کی تاکید کرنے کا حکم دیا۔ معلوم ہوا کہ نماز کی تاکید کرنا پیغمبروں کا کام ہے۔ اور جو شخص نماز کی تاکید کو اپنا دستور العمل بنائے وہ نیابت پیغمبر کا کام کر رہا ہے۔ پھر خود آپ کو بھی نماز کی پابندی کی تاکید فرمائی۔ معلوم ہوا کہ نماز اتنی بڑی چیز ہے کہ پیغمبر بھی اس سے مستثنےٰ نہیں۔ اور یہ تاکید بھی اصْطَبِرْ کے لفظ سے فرمائی۔ معلوم ہوا کہ نماز کی پابندی کے لیے صفتِ صبر کا ہونا بھی لازمی ہے۔

لفظ اہل سے مراد آپ کی بیبیاں ہیں۔ اور ہو سکتا ہے کہ تمام تعلق رکھنے والے یعنی ساری امت کے لوگ مراد لیے جائیں۔ اس آیت میں نماز کے بعد رزق کا تذکرہ بہت سی حکمتیں اپنے اندر رکھتا ہے منجملہ ان کے ایک یہ کہ نماز میں خاص تاثیر کشائش رزق کی ہے چنانچہ دوسری آیات سے ظاہر ہے۔

(۲) وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ (سورہ احزاب پارہ ۲۲)

ترجمہ: اے نبی کی بی بیو! نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دیا کرو اور اللہ کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔

ف :۔ نبی کی بی بیوں کو نماز کی تاکید کرنا صاف ظاہر کر رہا ہے کہ کوئی شخص چاہے کیسا ہی تعلق پیغمبر کے ساتھ رکھتا ہو بغیر پابندی نماز کے نجات نہیں پا سکتا۔

(۳) وَاَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوْحٰى ○ اِنَّنِيْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِيْ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ ○ اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ اَكَادُ اُخْفِيْهَا لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا تَسْعٰى ○ (سورۂ طٰہٰ - پارہ ۱۶)

ترجمہ:۔ اے موسیٰ میں نے تم کو پسند کر لیا پس سنو اس وحی کو جو تم پر

نازل کی جاتی ہے۔ وہ وحی یہ ہے کہ بہ تحقیق میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی لائق عبادت نہیں۔ لہذا میری عبادت کرو اور میری یاد کے لیے نماز قائم کرو۔ بہ تحقیق قیامت آنے والی ہے۔ میں اس کا وقت لوگوں سے مخفی رکھتا ہوں اور اس کا آنا اس لیے ہے کہ ہر شخص کو اس کی کوشش کا بدلہ دیا جائے۔

ف: یہ سب سے پہلی وحی حضرت موسٰی علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ آغازِ نبوت میں ان کو تعلیم توحید کے بعد نماز کا حکم۔ معلوم ہوا کہ ایمان والوں کا پہلا سبق نماز ہے۔

اس آیت میں لذکری کا ترجمہ دو طرح ہو سکتا ہے ایک وہ جو اوپر بیان ہوا اور دوسرا یہ کہ میری یاد کے وقت نماز قائم کرو یعنی اے موسٰی جب میری یاد تم کو بے چین کرے تو اس بے چینی کا علاج نماز ہے۔ نماز کے حکم کے بعد قیامت کا تذکرہ دو باتوں کو ظاہر کر رہا ہے اول یہ کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ کام آنے والی چیز نماز ہے۔ دوسرے یہ کہ نماز قائم کرنا بغیر عقیدۂ قیامت کی پختگی کے ممکن نہیں۔

(۴) وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰى وَاَخِيْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا وَّاجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ط (سورۂ یونس۔ پارہ ۱۱)

ترجمہ :- اور ہم نے موسیٰ اور ان کے بھائی (ہارون) کی طرف یہ وحی بھیجی کہ تم دونوں اپنی قوم کے لیے مصر میں گھر بناؤ۔ اور اپنے گھروں کو قبلہ رو بناؤ اور نماز قائم کرو۔ اور ایمان والوں کو خوشخبری سنا دو۔

ف :- حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم بنی اسرائیل کل کی کل مرد عورت سب فرعون اور اس کی قوم کے پنجۂ غلامی میں گرفتار تھے۔ مرد باہر غلامی کا کام کرتے تھے، عورتیں اندر۔ کسی متنفس کے پاس رہنے کو گھر نہ تھا۔ آخر خدا (تعالیٰ) نے اس مظلوم قوم پر رحم کیا۔ اور ان میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو معجزات قاہرہ کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ انہوں نے مقابلہ کر کے اپنی قوم کو آزاد کرایا۔ جب بنی اسرائیل کو بفضلہ تعالیٰ فرعونیوں کے پنجۂ ظلم سے رہائی ملی۔ تو سب سے پہلی وحی حضرت موسیٰ علیہ السلام پر یہ نازل ہوئی جس کا بیان آیت میں ہے۔ ان کو حکم ہوا کہ اب مصر میں اپنی قوم کے لیے مکانات تلاش کرو۔ مگر سکونت کے مکانات سے پہلے مسجد بناؤ اور نماز باجماعت پڑھنے کا انتظام کرو۔ اس کے بعد فرمایا کہ اپنی قوم کو خوشخبری سناؤ۔ یہ خوشخبری اس بات کی تھی کہ فرعون اور اس کی تمام قوم برباد ہو جائے گی۔ اور پھر ان کا ملک اور مال و متاع سب تمہیں ملے گا۔ چنانچہ دوسری آیات میں اس کا مفصل بیان ہے۔

حق تعالیٰ نے یہ قصہ ہم کو اس لیے سنایا کہ دیکھو تم بھی اگر نماز کے لیے

یہی اہتمام کرو اور نماز قائم کرو تو تم کو بھی کافروں کے ظلم سے اسی طرح نجات ملے گی اور تم کو بھی روئے زمین کی بادشاہت دی جائے گی۔

نیک بختوں کا سب سے پہلا طبقہ جو آج سے تیرہ سو برس پہلے تھا یعنی صحابہ کرام کا طبقہ۔ اس نے اس حکم پر اور تمام احکام پر خوب عمل کیا۔ نماز خوان کی ضرب المثل تھی۔ جس کو دیکھ کر کافر بھی ایمان لے آئے تھے۔ خدا کے سب وعدے اس طبقہ پر پورے ہوئے۔ اس کے بعد بھی جب تک اقامت نماز کی طرف سے مسلمانوں نے غفلت نہیں کی وہ انعامات قائم رہے بلکہ ترقی کرتے گئے۔ جب مسلمان ہندوستان میں آئے اور تسلط کے بعد یہاں آباد ہوئے تو جس مسلمان نے جس خطہ کو اپنی سکونت کے لیے پسند کیا۔ وہاں جاکر سب سے پہلے مسجد بنائی۔ اپنے رہنے کا گھر بعد میں بنایا۔ خود راقم الحروف نے بعض ایسے مقامات اپنی آنکھ سے دیکھے ہیں۔

(۵) وَاَوْصَانِیْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَیًّا (سورہ مریم پارہ ۱۶)

ترجمہ:۔ اور خدا نے مجھے نماز کی اور زکوٰۃ کی تاکید کی ہے جب تک میں زندہ ہوں۔

ف:۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پیدا ہوتے ہی بطریق معجزہ جو کلام کیا تھا۔ اس کو خدا (تعالیٰ) نے اس آیت میں ہمیں سنایا ہے تاکہ معلوم

ہو جائے کہ تمام نبیوں کو سب سے پہلی تعلیم نماز کی دی گئی ہے۔ اور اس کی اس قدر تاکید ہے کہ جب تک جان بدن میں موجود ہے۔ نماز کی پابندی معاف نہیں ہو سکتی۔

شرائعِ الٰہیہ کا مقصود اصلی نماز ہے

قرآن مجید کے دیکھنے سے اچھی طرح معلوم ہوتا ہے کہ شرائع ربانیہ کی تمام تعلیمات کا مقصود اصلی نماز ہے اور باقی احکام شرعیہ یا تو نماز کے طفیلی ہیں یا نماز کی پابندی ان احکام کا بھی پابند بنا دیتی ہے۔ نمونہ کے طور پر چند آیتیں دیکھو۔

(۶) اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِى الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ط

(سورۃ مائدہ - پارہ ۷)

ترجمہ :- شیطان یہی چاہتا ہے کہ تمہارے درمیان شراب اور جوئے کے ذریعہ سے عداوت اور بغض پیدا کرے اور تم کو اللہ کے ذکر سے اور نماز سے روک دے۔ پس کیا تم اب بھی باز نہ آؤ گے۔

ف :- شراب کے متعلق تین آیتیں نازل ہوئیں پہلے یہ بتایا گیا کہ

شراب میں نفع بھی ہے نقصان بھی ہے مگر نقصان زیادہ ۔ پھر یہ حکم ہوا کہ جب کوئی شخص شراب کے نشہ میں ہو تو نماز کے قریب نہ جائے اس دوسری آیت کے نازل ہونے پر صحابۂ کرام نے کہا کہ لَاخَیْرَ فِیْ شَیْءٍ یَحُوْلُ بَیْنَنَا وَبَیْنَ صَلٰوتِنَا یعنی ایسے کام میں کچھ خوبی نہیں جو ہمیں نماز سے روک دے اور ایک بڑی جماعت نے اسی وقت شراب چھوڑ دی ۔ (معالم التنزیل) ۔ دیکھو کیسی محبت ان کو نماز کے ساتھ تھی کہ شراب جیسی چیز جو شرابی کو اپنی جان سے بھی زیادہ پیاری ہوتی ہے نماز میں خلل انداز ہونے کے سبب سے انھوں نے چھوڑ دی ۔ بہت ہی تھوڑے لوگ تھے جو اس آیت کے بعد شراب پیتے رہے ۔ مگر اس انتظام کے ساتھ کہ نماز کے اوقات میں نشہ نہ رہنے پائے ۔ پھر یہ تیسری آیت اتری اور قطعی طور پر شراب حرام کر دی گئی ۔ اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ شراب اور جوئے کی حرمت اس لیے ہوئی کہ وہ نماز سے روکنے والی چیز ہے ۔

(۷) وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰہِ النَّاسَ بَعْضَھُمْ بِبَعْضٍ لَّھُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِیَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ یُذْکَرُ فِیْھَا اسْمُ اللّٰہِ کَثِیْرًا ؕ (سورہ حج پارہ ۱۷)

ترجمہ :۔ اگر خدا بعض لوگوں کو بعض کے ذریعہ سے دفع نہ کرتا یعنی جہاد

کی اجازت نہ دیتا تو یقیناً نصاریٰ اور یہود کے عبادت خانے، خانقاہیں اور مسجدیں جن میں خدا کا ذکر بکثرت ہوتا ہے گرا دی جائیں۔

ف:۔ یہ سب سے پہلی آیت جہاد کی ہے۔ اجازت جہاد کا سبب یہ بیان فرمایا کہ اگر ایسا نہ ہو تو مساجد محفوظ نہیں رہ سکتیں۔ معلوم ہوا کہ جہاد اتنی بڑی عظیم الشان اور با مشقت عبادت (ہے) مگر اس کی حیثیت صرف اس قدر ہے کہ وہ نماز کے مکان کا چوکیدار ہے اور بس۔ اسی طرح ایک ایک کر کے احکام شرعی کو دیکھو تو اکثر احکام میں صاف نظر آئے گا کہ وہ نماز کے طفیلی ہیں۔

(۸) اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِؕ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُؕ (سورۂ عنکبوت پارہ ۲۱)

ترجمہ:۔ بے تحقیق نماز روکتی ہے بے حیائی سے اور خلافِ شرع کام سے اور بے شک اللہ کا ذکر بہت بڑی چیز ہے۔ لہٰذا اس میں جو تاثیر بیان کی جائے تعجب نہ کرو۔

ف:۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ نماز میں خدا (تعالیٰ) نے یہ تاثیر رکھی ہے کہ تمام خلافِ شریعت باتوں سے انسان کو روک دیتی ہے۔ لہٰذا تمام شرائع ربانیہ کا مقصود اصلی نماز ہی کو ہونا چاہیے کہ اس کی پابندی پوری شریعت کا پابند بنانے کے لیے کافی ہے۔

درحقیقت حق تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اپنے جس بندہ کو اچھی نماز پڑھنے کی توفیق دیتا ہے وہ خود اس بات کو محسوس کرتا ہے کہ پہلے میں شتر بے مہار کی طرح جو چاہتا تھا کرتا تھا مگر اب کسی بُرے کام کا ارادہ پیدا ہوتا ہے تو کوئی چیز میرے باطن میں ہے وہ مجھ کو روکتی ہے ؎

رشتہ در گردنم افگندہ دوست
می برد ہر جا کہ خاطر خواہِ اوست

نماز نور اور بینائی اور سکھ کا درجات ہے
بے نمازی تاریکی میں ہے اندھا ہے جلن میں ہے مُردہ ہے

(۹) اِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ وَمَنْ تَزَكّٰى فَاِنَّمَا يَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ۝ وَمَا يَسْتَوِى الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۝ وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّوْرُ ۝ وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ ۝ وَمَا يَسْتَوِى الْاَحْيَآءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِى الْقُبُوْرِ (سورۂ فاطر ۲۲)

ترجمہ :- اے محمد (علیک الصلوٰۃ والسلام) آپ صرف انہیں لوگوں کو

ڈرا کر پاکیزہ کر سکتے ہیں جو اپنے پروردگار سے غائبانہ خوف کرتے ہوں
اور جو شخص پاکیزگی حاصل کرے وہ اپنے ہی لیے پاکیزگی حاصل کرتا
ہے اور اللہ کی طرف ہی لوٹ کر جانا ہے اور برابر نہیں ہو سکتے
اندھے اور بینائی والے اور نہ تاریکیاں اور نہ روشنی اور
نہ سایہ اور دھوپ اور نہیں برابر ہو سکتے زندے اور مردے۔
بہ تحقیق اللہ جس کو چاہے سنا دے مگر آپ ان لوگوں کو جو قبروں
میں دفن ہیں نہیں سنا سکتے۔

ف: - حضرت رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم جب دیکھتے تھے
کہ بعض ازلی بدنصیبوں پر آپ کے وعظ و نصیحت، تبلیغ و ہدایت
کا کچھ اثر نہیں ہوتا تو آپ کے قلب مبارک کو صدمہ ہوتا تھا۔ بھلا
کوئی شفیق باپ اپنی اولاد میں (سے) کسی کو خودکشی کرتے ہوئے
دیکھے تو اس کو صدمہ کیسے نہ ہو۔ پھر حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم
کی شفقت تو باپ سے بھی زیادہ تھی۔ لہٰذا جا بجا قرآن عظیم میں
اس صدمہ کے متعلق آپ کی تسلی فرمائی گئی ہے۔ انھیں تسلی کی
آیتوں میں سے ایک آیت یہ بھی ہے۔

مطلب یہ ہے کہ بے شک اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے
آپ کو مُزَکّی (یعنی) پاک کرنے والا بنا کر بھیجا ہے۔ چنانچہ آپ کی صفات

مخصوصہ میں یُزَکِّیْہِمْ کا لفظ بار بار قرآن میں آتا ہے۔ مگر آپ انہیں لوگوں کا تزکیہ کر سکتے ہیں جن میں صلاحیت ہو ؎

ناکس بہ تربیت نشود اے حکیم کس
شمشیر نیک ز آہن بد چوں کند کسے

اور صلاحیت ان دو صفتوں پر موقوف ہے۔ خدا سے غائبانہ ڈرنا۔ نماز قائم کرنا۔ اس کے بعد خدا سے ڈرنے والے اور نہ ڈرنے والے۔ نمازی اور بے نمازی کا تقابل کرتے ہوئے چند مثالوں میں دونوں کی حالت ظاہر فرمائی ہے۔

ان مثالوں کے دیکھنے سے جس کے دل میں ذرّہ برابر بھی ایمان ہو وہ کانپ اٹھتا ہے کہ خدا نے بے نمازی کو اندھا فرمایا۔ ترک نماز کو تاریکیوں سے اور گرمی کی دھوپ سے تعبیر فرمایا۔ بے نمازی کو مردہ فرمایا اور وہ بھی قبر میں پہنچا ہوا مردہ اور فرمایا کہ اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) ایسے مردے تک آپ اپنی آواز بھی نہیں پہنچا سکتے آواز کا اثر کرنا تو درکنار۔ ایسے مردوں کو خدا ہی چاہے تو وہ سنیں۔ یا اللہ اپنے فضل بے استحقاق سے اپنے عبادِ صالحین کے طفیل ان قہر و غضب کے کلمات سے ہم کو بچالے۔ آمین

نکتہ: سورہ یٰسین میں فرمایا: اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ۔

ترجمہ۔ اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ صرف انہیں لوگوں کو ڈرا کر پاکیزہ کر سکتے ہیں جو ذکر کی پیروی کریں اور خدا سے غائبانہ خوف رکھتے ہوں۔

سورۂ یٰسین کی اس آیت کو سورۂ فاطر کی آیت مذکورہ کے ساتھ ملانے سے معلوم ہوا کہ ذکر کی پیروی سے نماز قائم کرنا مراد ہے۔ نماز کو ذکر کی پیروی فرمانے میں ایک خاص نکتہ ہے جو اچھی نماز پڑھنے کے طریقہ میں انشاء اللہ تعالےٰ بیان ہوگا۔

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے فیوض و برکات نمازیوں کے لیے مخصوص ہیں

جس طرح قرآن کریم کے ہدایت و رحمت و بشارت کے غیر محدود خزانے نمازیوں کیلئے مخصوص ہیں اور متعدد آیات میں اس کی تصریح ہے۔ اسی طرح جناب سیّد الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے فیوض و برکات کے خزانے بھی نمازیوں کے لیے خاص فرمائے گئے ہیں۔ نمونہ کے طور پر دیکھو:۔

(۱۰) وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ

وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ج وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا۔

(سورہ کہف۔ پارہ ۱۵)

ترجمہ:۔ اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ روکیے اپنی ذاتِ مبارک ان لوگوں کے ساتھ جو پکارتے ہیں اپنے رب کو صبح وشام، چاہتے ہیں اس کی رضامندی اور نہ ہٹیں دونوں آنکھیں آپ کی ان سے، زندگانی دنیا کی آرائش کی تلاش میں، اور نہ کہنا مانیئے آپ اس شخص کا جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کردیا اور اس نے اپنی خواہش کی پیروی کی اور اس کا کام حد سے بڑھا ہوا ہے۔

ف:۔ کفارِ مکہ نے ایک مرتبہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ کے پاس ہر وقت رذیل غریب لوگ جمع رہتے ہیں ہمیں ان کے ساتھ بیٹھنا عار ہے۔ ان لوگوں کو آپ اپنے پاس سے ہٹادیں تو ہم آپ کے پاس آئیں، آپ کی باتیں سنیں۔ آپ کے دین کی مدد کریں۔ اسی پر یہ آیت نازل ہوئی۔

اس آیت میں حق تعالے نے ان غریبوں کی بڑی عزت افزائی فرمائی اور ان کی عزت کی بنیاد نماز کو قرار دیا اور ایسے عام الفاظ میں ان

کا تذکرہ فرمایا جو قیامت تک ہر نمازی کو شامل ہیں۔

اس آیت میں چند امور قابلِ غور ہیں :۔

(۱) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نمازیوں کی صحبت میں رہنے کا حکم دیا اور یہ حکم اِصْبِرْ کے لفظ سے دیا جس سے یہ مطلب بھی نکلا کہ نمازیوں کی صحبت و رفاقت میں اگر مصائب بھی پیش آئیں تو صبر کیجیے مگر ان کی رفاقت نہ چھوڑیے۔

(۲) فرمایا کہ آپ کی دونوں آنکھیں نمازیوں سے ہٹ کر دوسری طرف نہ جائیں۔ جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ آپ کا لطف وکرم آپ کا فیض اتم کل کا کل نمازیوں کے لیے مخصوص رہنا چاہیے۔ بے نمازی کو کوئی حصہ نہ ملے۔ آنکھ کا کسی کی طرف ہونا لطف وکرم سے کنایہ ہے۔ جس طرح آنکھ کا کسی سے پھر جانا بے توجہی سے کنایہ ہے۔ اور دیکھو تو آیت میں دونوں آنکھوں کی بابت حکم دیا۔ صرف ایک آنکھ کو نہ فرمایا کہ بے نمازی بھی کچھ حصہ پا لیتے۔

(۳) کفار کی مذمت میں خدا (تعالیٰ) نے ان کے تین عیب بیان فرمائے ذکرِ خدا سے ان کے قلب کی غفلت۔ خواہشِ نفس کی پیروی۔ ہر کام کا حدِ شرع سے باہر ہونا۔ ان عیبوں میں سب پر مقدم ذکر سے غفلت کو کیا۔ معلوم ہوا کہ بے نمازی ہونے کا عیب تمام عیوب پر مقدم

بلکہ تمام برائیوں کا سرچشمہ ہے۔

نماز میں سستی کرنا، اس کی پابندی کو دشوار سمجھنا بے ایمانی کی علامت ہے۔

(۱۱) وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى (سورہ نساء پارہ ۵)

ترجمہ:۔ اور جب کھڑے ہوتے ہیں نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں سستی کرتے ہوئے۔

ف:۔ آیت میں منافقوں کی مذمت بیان ہو رہی ہے۔ نماز میں سستی کرنے کو منافقوں کا کام فرمایا۔

(۱۲) وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ (سورۃ البقرہ پ پارہ اول)

ترجمہ:۔ اور بہ تحقیق نماز دشوار ہے۔ مگر ان ڈرنے والوں پر جو یقین رکھتے ہیں کہ وہ اپنے رب سے ملنے والے ہیں۔

ف:۔ مطلب یہ کہ جن کو قیامت کے آنے اور خدا کے سامنے جانے کا یقین ہے۔ ان کو نماز دشوار نہیں معلوم ہوتی اور جن کو قیامت کا یقین نہیں ان پر نماز بہت بھاری ہے اب ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ جس کو قیامت کا یقین نہ ہو وہ مسلمان ہے یا کافر۔

نماز میں کوتاہی کرنا تمام تباہیوں اور بربادیوں کی بنیاد ہے

(۱۳) فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَ اتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ط (سورہ مریم پارہ ۱۶)

ترجمہ :- پھر پیچھے آئے ان پیغمبروں کے کچھ اور لوگ جنھوں نے ضائع کیا نماز کو اور پیروی کی خواہشوں کی۔ پس عنقریب ملیں گے وہ ہر قسم کی گمراہی سے۔

ف :- اس آیت میں ایک زبردست قانونِ قدرت کا بیان ہے جو قوموں کی تباہی اور بربادی کا اصل راز ہے۔ جو قوم برباد ہوئی وہ گمراہی کے سبب سے اور گمراہی کی بنیاد اس آیت میں دو چیزوں کو قرار دیا۔ نماز کا ضائع کرنا۔ خواہش کی پیروی کرنا۔ یعنی جس امر کی خواہش پیدا ہو وہ امر موافق شریعت ہو یا مخالف شریعت اس پر عمل کرنا۔ ان دونوں چیزوں میں بھی نماز کے ضائع کرنے کو مقدم کیا۔ معلوم ہوا کہ اصل بنیاد تمام گمراہیوں کی یہی ہے۔ اگر نماز ضائع نہ کی جائے تو دوسری خرابی پیدا ہی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ نماز تمام بے حیائیوں اور برے کاموں سے روکتی ہے۔

(۱۴) فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ

لِسَاهُوْنَ ط (سورہ ماعون پارہ ۳۰)

ترجمہ۔ پس خرابی ہے ان نمازیوں کے لیے جو اپنی نماز سے غفلت کرنے والے ہیں۔

ف :۔ مطلب یہ ہے کہ نماز تو پڑھتے ہیں، مگر نماز سے غفلت کرتے ہیں یعنی پابندی نہیں کرتے۔ کسی وقت کی پڑھی کسی وقت کی نہ پڑھی۔ یا نماز کو درست کرنے اور اچھی پڑھنے کی فکر نہیں کرتے۔ مقام عبرت ہے کہ جب نماز سے غفلت کرنے والے نمازیوں کے لیے ویل" (تباہی) کا لفظ فرمایا گیا تو کیا حال ہوگا ان کا جو تارک نماز ہوں۔ نعوذ باللہ من ذالک

قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا۔

احادیث میں تو یہ مضمون بہت تصریح کے ساتھ ہے جس کو نام حق کے مصنف علیہ الرحمۃ نے نظم بھی کیا ہے ؎

روزِ محشر کہ جاں گداز بود
اولیں پرسش نماز بود

لیکن قرآن مجید میں یہ مضمون نہایت ہولناک پیرایہ میں بڑی فصاحت سے بیان ہوا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔

(۱۵) وَيَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ وَقَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ سَالِمُوْنَ ؕ

ترجمہ: جس دن کشف ساق[1] کیا جائے گا۔ یعنی قیامت کے دن اور لوگ سجدہ کی طرف بلائے جائینگے یعنی حاضرین محشر سے کہا جائے گا کہ خدا کو سجدہ کرو تو کچھ لوگ ہوں گے کہ سجدہ کی طاقت ہی ان میں نہ ہوگی۔ ان کی نگاہیں جھکی ہوئی ہوں گی اور ان پر ذلت چھارہی ہوگی۔ اور (طاقت سلب کرنے کا سبب یہ کہ) جب وہ (دنیا کی زندگی میں) تندرست تھے اس وقت ان سے سجدہ کے لیے یعنی نماز پڑھنے کے لیے کہا جاتا تھا۔ مگر انہوں نے نہ مانا۔

---

[1] کشف ساق کے لفظی معنی پنڈلی کھولنا۔ مگر یہ معنی یہاں نہیں بنتے۔ بلکہ یہ لفظ زبان عرب میں مشقت و محنت کی شدت سے کنایہ ہے اس لیے کہ مشقت و محنت میں مشغول ہوتے وقت انسان اپنے دامن وغیرہ اٹھا لیتا ہے۔ اور پنڈلی اس کی کھل جاتی ہے۔ مراد یہاں قیامت کا دن ہے۔ کہ اس دن مشقت و محنت انتہا سے زیادہ ہوگی۔ منہ۔

ف: قیامت کے دن جب میدانِ حشر میں سب لوگ جمع ہو جائیں گے۔ تو خدا کے نورِ پاک کی تجلی ہوگی جیسا کہ فرمایا۔ اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا یعنی زمینِ محشر اپنے رب کے نور سے جگمگانے لگے گی۔ اس وقت سب حاضرین کو حکم ہوگا کہ سجدہ میں گر جاؤ۔ خداوندِ عالم کا نورِ پاک چمک رہا ہے۔ یہ حکم سنتے ہی تمام اہلِ ایمان نمازی سجدہ میں گر جائیں گے۔ ہر چند سجدہ کرنے کی کوشش کریں گے مگر پیٹھ نہ جھکے گی۔ خیال کرو کہ اس وقت ان کی ذلت و رسوائی کا کیا حال ہوگا۔ خدا (تعالیٰ) اس ذلت سے اپنے سب بندوں کو بچائے۔

ترکِ نماز خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے منہ پھیرنا ہے

(۱۶) فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى

(سورہ قیامہ پارہ ۲۹)

ترجمہ: پھر نہ اس نے (پیغمبر کی) تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی بلکہ (بجائے تصدیق کے) اس نے پیغمبر کو جھٹلایا اور (بجائے نماز پڑھنے کے پیغمبر سے) منہ پھیرا۔

ف: ایک نافرمان انسان کے مرنے کا حال بیان ہو رہا ہے کہ وہ

اس بُری حالت میں دنیا سے گیا۔ اس آیت سے جس طرح یہ معلوم ہوا کہ نماز نہ پڑھنے والا رسول سے منہ پھیرنے والا ہے اسی طرح یہ بھی معلوم ہوا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے بعد سب سے پہلا فریضہ نماز پڑھنا ہے۔

بے نمازی کا کوئی خرچ مقبول نہیں

(۱۷) وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّآ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَلَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى وَلَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ۝ (سورہ توبہ پارہ ۱۰)

ترجمہ:۔ اور نہیں روکا ان لوگوں کو اس بات سے کہ قبول کیے جائیں ان کے خرچ راہ خدا میں مگر اس بات نے کہ انکار کیا انھوں نے اللہ سے اور اس کے رسول سے اور (اس بات نے کہ) نہیں آتے وہ نماز کو مگر سستی کرتے ہوئے۔ اور (اس بات نے کہ) نہیں خرچ کرتے وہ مگر بغیر دلی رغبت کے۔

ف:۔ کچھ لوگ نیک کاموں میں اپنی دولت خرچ کرتے ہیں مگر ان کا خرچ خدا کے یہاں قبول نہیں ہوتا۔ ان پر پوری طرح یہ مثل صادق آتی ہے کہ نیکی برباد گناہ لازم اور اس کے تین سبب اس آیت میں

ارشاد ہوئے اوّل کافر ہونا۔ دوم نماز میں سستی کرنا۔ سوم بغیر دلی رغبت کے خرچ کرنا۔ اس آیت سے دو باتیں معلوم ہوئیں۔ ایک یہ کہ کفر کے بعد سب سے بڑا گناہ نماز میں سستی کرنا ہے۔ دوسرے یہ کہ نماز میں جو شخص سستی کرتا ہے اس کی کوئی نیکی قبول نہیں ہوتی۔ جب یہ حال نماز کو سستی کے ساتھ ادا کرنے والے کا ہے۔ تو کیا حال ہوگا اس کا جو نماز کے قریب نہ جاتا ہو۔ اعاذ باللہ من ذالک

(۱۸) يَتَسَاءَلُونَ عَنِ الْمُجْرِمِينَ مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّينِ (سورۂ مدثر پارہ ۲۹)

ترجمہ: ۔ مشرکوں سے پوچھیں گے کہ تم کو کس کام نے دوزخ میں بھیجا۔ وہ جواب دیں گے کہ ہم نماز نہ پڑھتے تھے۔ اور مسکین کو کھانا نہ کھلاتے تھے اور آیاتِ الٰہی کے ساتھ تمسخر کرنے والوں کے ساتھ مل کر ہم بھی تمسخر کرتے تھے۔ اور قیامت کا انکار کرتے تھے۔

ف: ۔ اس آیت میں جنتیوں اور دوزخیوں کا باہم سوال جواب مذکور ہے جس کے ضمن میں بیان ہوا ہے کہ دوزخ میں جانے کا سب سے پہلا سبب ترکِ نماز ہے حتیٰ کہ آیاتِ الٰہی کے ساتھ تمسخر کرنا اور قیامت

کا انکار بھی اس کے بعد بیان ہوا ہے۔ معلوم ہوا کہ ترکِ نماز شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ ہے۔

نماز وسیلۂ حاجت روائی ہے نمازیوں کیساتھ خدا ہی

(۱۹) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ط (سورۃ بقرہ آیت ۱۵۳)

ترجمہ:- اے ایمان والو! مدد مانگو ہم سے بذریعہ صبر اور نماز کے۔ بہ تحقیق اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

ف:- آیت میں دو چیزوں کو وسیلۂ حاجت روائی فرمایا۔ صبر کو اور نماز کو۔ اس کے بعد فرمایا کہ اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ اس آیت میں نمازیوں کے ساتھ اپنی معیت نہ فرمائی حالانکہ سیاق کلام اس کو چاہتا ہے۔ جیسا کہ آیت وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا سے ثابت ہے۔ لہٰذا نمازیوں کے ساتھ بھی معیت ثابت ہوئی۔ دوسری آیت میں نمازیوں کے ساتھ اپنی معیت صاف صاف ارشاد فرمائی ہے کہ قَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مَعَكُمْ لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ ط یعنی اللہ نے فرمایا ہے بہ تحقیق میں تمہارے ساتھ ہوں بشرطیکہ تم نماز قائم کرو۔

مسلمانوں کو نماز سے کوئی چیز نہیں روک سکتی

(۲۰) رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ۔

ترجمہ:۔ وہ مرد کہ نہیں غافل کر سکتی ان کو کوئی تجارت اور خرید و فروخت خدا کی یاد اور نماز سے۔

ف:۔ معلوم ہوا کہ مردانِ خدا یعنی ایمان والے بندے نماز کے اس قدر دلدادہ ہوتے ہیں کہ دنیا اور دنیا کی کسی چیز میں اتنی طاقت نہیں کہ ان کو نماز سے روک سکے۔ اس آیت میں خدا کے ذکر کے بعد نماز کا تذکرہ تخصیص بعد التعمیم کے طور پر محض نماز کی عظمت ظاہر کرنے کے لیے فرمایا ورنہ نماز بھی ذکرِ الٰہی بلکہ تمام اذکار میں اعلیٰ رتبہ کا ذکر ہے جیسا کہ دوسری آیات سے ظاہر ہے۔

نماز کے متعلق بیس آیتیں اس وقت لکھی گئی ہیں۔ اس کے بعد دل چاہتا تھا کہ کچھ احادیث لکھوں اور صحابۂ کرام کے کچھ واقعات لکھوں جس سے معلوم ہو کہ وہ حضرات کیسا اہتمام نماز کے لیے کرتے تھے۔ مگر اب سردست اپنی اس خواہش کو بخیالِ طول ملتوی کرتا ہوں انشاءاللہ تعالیٰ انجمن کی تیسری جلد کے شروع میں اچھی نماز پڑھنے کا طریقہ

نماز میں حسن وجمال پیدا کرنے کی تدبیر قرآنِ کریم کی آیاتِ مبارکہ سے لکھوں گا اور ان کے ساتھ کچھ احادیث و آثار بھی ہوں گے۔ وحسبنا اللہ ونعم الوکیل۔

اپنے بھائیوں سے بڑی آرزو کے ساتھ یہ درخواست کرتا ہوں کہ نماز کے متعلق جو کچھ لکھا گیا اس کو سرسری نظر سے نہ دیکھیں۔ نماز کو اپنا مقصدِ زندگی قرار دیں۔ خدا کے ذکر سے غفلت کو جائز نہ سمجھیں ؎

یک چشم زدن غافل ازاں ماہ نباشی
شاید کہ نگاہے کند آگاہ نباشی

نماز کے متعلق تیسرا خط

برادرانِ ایمانی کے نام کتابِ ربانی کا ایک ضروری پیغام

آں پیک نامور کہ رسید از دیارِ دوست
آوردہ حرزِ جاں زخط مشکبارِ دوست

برادرانِ من! السلام علیکم ورحمتہ اللہ۔ النجم کے اس دورِ جدید کے ہر سال میں نماز کے متعلق اپنا ایک خط شائع کرنے کا التزام اس لیے کیا گیا ہے کہ بعض اصحاب نے اس کو مسلمانوں کے لیے نہایت ضروری و مفید سمجھا اور بے حد اپنا اثر ظاہر کیا۔ اور ہونا بھی چاہیے ع

حدیث درد دل آویز داستانے ہست

چنانچہ یہ النجم (دورِ جدید) کی تیسری جلد ہے اور یہ تیسرا خط اس کا طرۂ امتیاز ہے۔ پیشتر کے دونوں خطوں میں یہ وعدہ کیا گیا تھا کہ انشاء اللہ اچھی نماز پڑھنے کا طریقہ قرآن کریم سے ہدیۂ احباب کیا جائے گا۔ اس وقت اس وعدہ کے پورا کرنے کا ارادہ ہے۔ اگرچہ یہ مضمون میرے حوصلہ سے بالاتر ہے اس لیے بار بار ارادہ کرنے پر بھی ہمت نہیں ہوتی ع

ہاں مگر لطف خدا پیش نہد گامے چند

خدا کا نام لے کر شروع کرتا ہوں اور اسی کے پاک نام سے ہر نیک کام پورا ہوتا ہے۔ اس مضمون میں دو چیزیں بیان کرنے کی ہیں اوّل نماز کی حقیقت جس سے معلوم ہو کہ اچھی نماز کس کو کہتے ہیں۔ دوم اس حقیقت کے حاصل کرنے کا طریقہ جس سے معلوم ہو کہ اچھی نماز پڑھنے کی تدبیر کیا ہے۔

نماز کی حقیقت

نماز کی حقیقت آیات قرآنی میں جابجا ارشاد فرمائی گئی۔ وہ آیتیں حسب ذیل ہیں۔

(۱) وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا (سورۂ مزمل پارہ ۲۹)

ترجمہ:۔ اور (اے نبی) اپنے رب کے نام کا ذکر کیا کیجئے اور اس کی طرف کٹ جایئے جیسا کہ کٹ جانے کا حق ہے۔

ف:۔ اس آیت سے دو باتیں معلوم ہوئیں اوّل یہ کہ جب پروردگار کا نام لیا جائے یعنی نماز شروع کرنے کے لیے تکبیر تحریمہ پڑھی جائے اللہ اکبر کہا جائے تو صرف زبان سے اس کلمہ کو ادا کرنے پر قناعت نہ چاہیے بلکہ دل کی توجہ بھی اس کے ساتھ ہو۔ دل میں بھی اس وقت خدا کی یاد ہو بغیر اس کے ذکر کا لفظ جو آیت میں ہے صادق نہیں آتا۔ محض زبانی تلفظ

کو ذکر نہیں کہتے ۔ دوم ۔ اس ذکر کے ساتھ ہی ماسوا اللہ تمام تعلقات کو کٹ جانا چاہیے اور دل کی توجہ تمام تر خدا کی طرف ہو جانی چاہیے ۔ یہی چیز نماز کی اصلی حقیقت اور نماز کی جان ہے ۔

(۲) فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ وَاِلٰی رَبِّكَ فَارْغَبْ

ترجمہ ۔ پس جس وقت اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ فراغت پائیں تو محنت کیجیے اور اپنے رب کی طرف رغبت کیجیے ۔

ف ۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ نماز کے وقت اپنے قلوب کو تمام تعلقات سے فارغ اور خالی کر لینا چاہیے اور نماز میں دل کی توجہ اور رغبت تمام تر اللہ کی طرف ہونی چاہیے ۔ یہی نماز کی حقیقت اور جان ہے ۔

احادیث میں وارد ہوا ہے کہ صحابۂ کرام کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان میں ہوتے تھے اور جب ایک نماز کا وقت آ جاتا تو آپ کی یہ حالت ہو جاتی کہ گویا ہم میں کسی شخص کو بھی آپ پہچانتے ہی نہیں کانہ لا یعرفنا (مشکوٰۃ)

صحابۂ کرام کی نمازوں کا حال اگر کوئی شخص احادیث و سیر کی کتابوں میں پڑھے تو اس کو معلوم ہو کہ کیسی محویت ان کو نماز میں ہوتی تھی ۔ بسا اوقات اس عالم فانی کی چیزوں کا احساس بالکل منقطع ہو جاتا تھا ۔ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی نماز کا واقعہ غزوۂ احد میں بحالت نماز ان کا زخمی

ہوا کتب احادیث میں مذکور ہے۔ اور عارف جامی قدس اللہ سرہٗ نے تحفۃ الاحرار میں اس کو دلکش نظم کی لڑی میں اس طرح پرو دیا ہے اور یوں شروع فرماتے ہیں ؎

شیرِ خدا شاہِ ولایت علی
صیقلی شرک خفی و جلی
روزِ احد چوں صف ہیجا گرفت
تیر مخالف بہ تنش جا گرفت

حضرت علی نماز پڑھ رہے تھے کہ تیر کاری لگ گیا۔ خون جاری ہو گیا۔ تمام کپڑے اور جانماز خون سے رنگین ہو گئے۔ مگر آپ کو خبر نہیں۔ سلام پھیر کر اپنے پاس والوں سے پوچھتے ہیں ؎

کیں گل گل چیست تہ پائے من
ساختہ گلزار مصلائے من

المختصر آیات مذکورہ سے جو حقیقت نماز کی معلوم ہوئی وہ یہ ہے کہ نماز میں توجہ قلب کی تمام تر اللہ کی طرف ہو اور ایسی توجہ ہو کہ گویا نمازی خدا کو دیکھ رہا ہے۔ یہ بات نہ ہو تو کم از کم یہ نقشہ آنکھوں کے سامنے ہو کہ میں خدا کے سامنے کھڑا ہوں اور خدا مجھے دیکھ رہا ہے۔ جیسا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم

تکن تراہ فانہ یراک ۔

یہ حقیقت نماز کی جو آیات بالا سے معلوم ہوئی خود نماز سے بھی مفہوم ہوتی ہے بقول کسے ؎ آفتاب آمد دلیل آفتاب

گر دلیلے خواہی از وے رو متاب

نماز کی ابتدا اور انتہا میں شارع نے اپنی حکمت بالغہ سے کچھ ایسی بات رکھدی ہے کہ خواب غفلت سے جگانے کے لیے تازیانہ عبرت کا کام دے بشرطیکہ چشم بینا اور دل دانا کی ضرورت ہے ۔ مثلاً نماز کی ابتدا میں شارع نے تکبیر تحریمہ رکھی اور اس تکبیر کے لیے یہ پاکیزہ لفظ تجویز کیا ۔ اللہ اکبر ۔ (اللہ سب سے بڑا ہے) یعنی اللہ کی بڑائی سب پر جتلا کر نمازی کو بیدار کرنے اور ما سوی اللہ سے تعلقات کے خالی کرنے کی طرف ہدایت کر رہی ہے اس لیے فطری بات ہے کہ جب انسان کسی بڑے کے سامنے کھڑا ہوتا ہے تو اس کو چھوٹوں کی یاد بھی نہیں آتی ایسی حالت میں ایک صاحب دل فرماتے ہیں ؎

نہیں ممکن کہ خطرہ غیر کا دل میں کبھی آئے

کسی کی یاد میں سب کچھ بھلانا اس کو کہتے ہیں

اور مثلاً نماز کے اختتام پر نظر ڈالیے کہ وہ لفظ سلام پر ہے ۔ یہ لفظ ایک عجیب تعلیم دیتا ہے اور نماز کی حقیقت کو ایک بیان بلیغ کے ساتھ سمجھاتا ہے کہ اس سے بہتر ممکن نہیں ۔ پہلے امور ذیل سمجھ لینے چاہئیں ۔

نماز کے خاتمہ پر جو سلام ہے یہ سلام اللہ تعالیٰ کو نہیں ہے۔ حق تعالیٰ کو سلام کرنا جائز بھی نہیں کیوں کہ سلام ایک قسم کی دعا ہے اور دعا صاحب حاجت کے لیے ہوتی ہے۔ حق تعالیٰ اس سے پاک ہے۔ اس لیے شریعت نے قبلہ رو ہونے کی حالت میں سلام کی تعلیم نہ فرمائی بلکہ داہنے بائیں منہ پھیر کر تاکہ یہ وہم بھی نہ ہو کہ ہم خدا کو سلام کر رہے ہیں۔ فقہا نے لکھتے ہیں کہ اگر تنہا نماز پڑھتا ہو تو اس سلام میں کراماً کاتبین فرشتوں کی نیت کرے جو ہر انسان کے ساتھ نیکی بدی لکھنے کے لیے ہر وقت رہتے ہیں اور اگر جماعت سے نماز پڑھتا ہو تو کراماً کاتبین فرشتوں کے ساتھ اپنے ہم جماعت مسلمانوں کی بھی نیت کرے۔ شریعت میں سلام کے لیے یہ قاعدہ ہے کہ جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان کی نظر سے غائب ہو جانے کے بعد سامنے آئے تو ایک دوسرے کو سلام کرے۔ ان تینوں باتوں کو سمجھ لینے کے بعد اب غور کرو کہ ختم نماز پر نمازی آپس میں ایک دوسرے کو (اور کراماً کاتبین فرشتوں کو سلام کیوں کر رہے ہیں۔ صاف معلوم ہوتا ہے کہ نمازی نماز شروع کرنے کے بعد ایک دوسرے کی نظر سے غائب ہو گئے۔ نمازی کا جسم تو بظاہر اس عالم میں ہے مگر وہ خود اس عالم سے غائب ہو گیا۔ سچ ہے نمازی نماز میں قربِ الٰہی کی جس منزل تک پہنچتا ہے وہاں تک کراماً کاتبین فرشتوں کی رسائی کہاں۔ سچ کہا ہے جس نے کہا ہے ؎

میان عاشق و معشوق رمز یست
کراماً کاتبین را ہم خبر نیست

نماز کی ابتدا و انتہا کو بھی جانے دیجیے خود نماز کا نام بھی نماز کی حقیقت پر روشنی ڈالتا ہے۔ نماز فارسی زبان کا لفظ ہے اور اس کے معنی فارس کی لغت میں سوز و گداز کے ہیں۔ غالباً جب مسلمان ایران میں آئے اور اہلِ ایران نے مسلمانوں کی یہ خاص عبادت دیکھی تو ان کو ایک سوز و گداز اس میں محسوس ہوا اور اس وجہ سے انہوں نے اس عبادت کو نماز کے نام سے موسوم کیا۔

عربی زبان میں اس عبادت کا نام صلوٰۃ ہے۔ عربی لغت میں صلوٰۃ بمعنی دعا ہے اور اصل لغت میں اس لفظ کے معنی سُرین ہلانے کے ہیں۔ سرین ہلانا بے چینی اور بے قراری سے کنایہ ہے۔ اس خاص عبادت کو صلوٰۃ کہنا صاف بتلا رہا ہے کہ اس عبادت کی اصل حقیقت بے چینی و بے قراری ہے۔ نماز کی صورت و شکل بھی ظاہر کر رہی ہے کہ بندہ اپنے مالک کے سامنے اپنی عاجزی و نیازمندی کی نذر پیش کر رہا ہے اور اس وقت اس کی حالت ایک مرغِ بسمل کی سی ہے کبھی ہاتھ باندھے کھڑا ہے کبھی جھک گیا۔ پھر کھڑا (ہوا) پھر پشیانی کے بل زمین پر گر گیا پھر اٹھ کر بیٹھ گیا پھر گر گیا کسی حالت پر اس کو چین و قرار نہیں ؎

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

نماز کی حقیقت حاصل کرنے کا طریقہ

اگرچہ اصل تو یوں ہے کہ نماز کی حقیقت کا حاصل ہونا محض خداوند کریم کے فضل و کرم سے ہوتا ہے ؎

ایں سعادت بزور بازو نیست — تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

لیکن اس دنیا کو حق تعالیٰ نے عالم اسباب بنایا اور سنت اللہ یوں ہے کہ جس کام کا حکم دیا جاتا ہے اس کے اسباب میں فی الجملہ بندہ کے اختیار کو دخل ہوتا ہے اور جب بندہ اپنے اختیار سے اسباب کو جمع کر لیتا ہے تو جو چیز اس کے اختیار سے بالاتر ہے اس کو خدا پیدا کر دیتا ہے۔ روزمرہ ہم اس کا مشاہدہ کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص چراغ تیل بتی فراہم کر لیتا ہے اور دیا سلائی کو رگڑتا ہے تو روشنی اور آگ کو خدا پیدا کر دیتا ہے۔ پس اب ہماری کوشش یہ ہونی چاہیے کہ نماز کی حقیقت حاصل ہونے کے جو اسباب قرآن کریم میں بیان فرمائے گئے ہیں۔ ان کی تلاش کریں اور اپنی ہمت تمام ان اسباب کے فراہم کرنے میں لگا دیں اور خدا کے فضل و کرم کے امیدوار رہیں۔

قرآن مجید کے مطالعہ سے معلوم ہوا کہ نماز کی حقیقت اور اس کے حسن و جمال کے حاصل کرنے کے اسباب چند ہیں جن کو میں بالاختصار بحوالہ آیات درج

ذیل کرتا ہوں۔
اوّل نماز کی محبت اور اس کی عظمت دل میں پیدا کرنا۔

(۳) وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَيْمٰنَ ؕ نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ؕ اِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصّٰفِنٰتُ الْجِيَادُ ۙ فَقَالَ اِنِّيْۤ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ ۚ حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ٟ رُدُّوْهَا عَلَيَّ ؕ فَطَفِقَ مَسْحًۢا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ (پ ۲۳)

ترجمہ: اور دیا ہم نے داؤد کو سلیمان (جیسا بیٹا) وہ کیا اچھا بندہ تھا۔ بے شک وہ ہماری طرف بڑا رجوع ہونے والا تھا۔ (یاد کرو وہ واقعہ) جب کہ پیش کیے گئے اس کے سامنے تیسرے پہر کو تیز رفتار گھوڑے (اور ان کے معائنہ میں اس کو ایسی مصروفیت ہو گئی کہ نماز عصر کا وقت جاتا رہا) تو اس نے کہا میں مال کی محبت میں اپنے پروردگار کے ذکر سے غافل ہو گیا۔ (یہاں تک کہ آفتاب پردہ میں چھپ گیا۔) ان گھوڑوں کو میرے پاس واپس لاؤ پھر اس نے ان کے پیر اور ان کی گردنیں کاٹ ڈالیں۔

ف: یہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے اچھا بندہ فرمایا اپنی طرف بڑا رجوع ہونے والا کہا اور اس تعریف کے ثبوت میں ان کا ایک واقعہ نماز کی محبت کا ہم کو سنایا۔ معلوم ہوا کہ نماز سے ایسی محبت ہونی چاہیے۔ کہ جو چیز نماز میں خلل انداز ہو فوراً اس کو فنا کر دے۔ یہ گھوڑے جن کا معائنہ

حضرت سلیمان علیہ السلام کر رہے تھے جہاد فی سبیل اللہ کے گھوڑے تھے ذبح کے سیر تماشا کے گھوڑے نہ تھے۔ معلوم ہوا کہ کوئی دین کا کام بھی نماز میں مخل ہو تو وہ کام بھی مسلمان کے لیے جائز نہیں ہو سکتا۔

(۴) رَبَّنَا إِنِّي أَسْكَنتُ مِن ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِندَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ ؕ (سورہ ابراہیم پارہ ۱۳)

ترجمہ :- اے پروردگار ہمارے میں نے اپنی ذریت کو ایک ایسی وادی میں چھوڑا ہے جہاں کوئی زراعت نہیں ہوتی یعنی تیرے عزت والے گھر کے پاس۔ اے پروردگار محض اس لیے کہ یہ لوگ نماز قائم کریں۔

ف :- اس آیت میں حق تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ایک قصہ بیان فرمایا کہ جب وہ اپنے لخت جگر حضرت اسمٰعیل اور ان کی والدہ حضرت ہاجرہ کو اس جنگل میں جس کا نام آج کل مکہ معظمہ ہے چھوڑ کر چلے تو خدا سے یہ عرض کیا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اے پروردگار میں نے ایسے مقام میں اپنی ذریت کو چھوڑا جہاں زندگی کا کوئی سامان نہیں جہاں کھانے پینے کی کوئی چیز میسر نہیں مگر اے پروردگار تیرے باعزت گھر یعنی کعبہ مکرمہ کے پاس چھوڑا ہے تاکہ اگر زندہ رہیں تو نمازی ہوں کیونکہ کعبہ مکرمہ عبادت الٰہی کا مرکز ہے۔ معلوم ہوا کہ نماز کی محبت خدا کے خلیل کے دل میں اولاد سے بھی زیادہ تھی۔ ایک اکلوتا بیٹا اور اس کی زندگی کے سامان کا خیال نہ کیا۔ اگر کوشش کی تو یہ کہ اگر

زندہ رہیں تو نمازی ہو کے رہیں۔

قرآن مجید میں اور بھی بہت سی آیتیں ہیں جن میں نماز کی محبت سکھلائی گئی ہے۔ مثلاً جب خدا کو منظور ہوا کہ شراب حرام کی جائے تو بتدریج پے در پے آیتیں نازل ہوئیں جن میں دوسری آیت یہ ہے۔

(۵) یَاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى (سورۂ نساء)

ترجمہ:۔ اے ایمان والو نماز کے قریب نہ جاؤ اس حالت میں کہ تم نشہ میں ہو۔

ف:۔ مقصود شراب کو منع کرنا ہے مگر شراب پینے کی ممانعت نہیں کی جاتی بلکہ نشہ کی حالت میں نماز پڑھنے کو منع فرماتے ہیں اور نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ مسلمانوں سے شراب ترک ہو جاتی ہے۔ اللہ اکبر۔ بہت بڑی بات ہے کہ شراب پینے والوں کو شراب سے جو محبت ہوتی ہے ضرب المثل ہے۔ شرابی شراب کو اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز رکھتا ہے۔ مگر اس آیت نے اور اس کے نتیجے نے بتلا دیا کہ نماز کی محبت ایمان والوں کو شراب سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔

اب رہی یہ بات کہ نماز کی محبت دل میں کس طرح پیدا ہو۔ کیونکہ محبت و نفرت انسان کی اختیاری چیز نہیں معلوم ہوتی جب محبت کسی شے کی آتی ہے تو بے اختیار آتی ہے۔ علیٰ ہذا نفرت کا بھی یہی حال ہے تو جواب یہ ہے کہ محبت کی دو قسمیں ہیں ایک قسم ایسی ہے کہ اس کے اسباب انسان کے اختیار میں ہوتے ہیں نماز کی محبت بھی اسی قسم میں داخل ہے اور اس کی سب سے بہتر تدبیر یہ ہے کہ

قرآن مجید کی ان آیات کا بار بار مطالعہ کیا جائے جس میں نماز کا تذکرہ ہے۔ قرآن مجید میں نماز کے متعلق سات سو آیتیں ہیں اگر سب نہ ہو سکے تو ننانوے آیتیں جو کتاب الصلوٰۃ میں میں نے مع ترجمہ و تفسیر جمع کر دی ہیں۔ وہی کافی ہیں۔ وحسبنا اللہ ونعم الوکیل

دوم حتی الامکان جماعت اور مسجد کی پابندی کرنا جس کی تاکید آیات میں بکثرت ہے۔ قرآن مجید میں لڑائی کے وقت بھی ترک نماز کی اجازت نہیں دی گئی۔ بلکہ ایک خاص نماز تعلیم فرمائی گئی جس کا نام صلوٰۃ الخوف ہے۔ اس نماز میں مقتدیوں کو نماز کے اندر چلنا پھرنا قبلہ سے منحرف ہو جانا سب کچھ جائز کر دیا گیا مگر ترک جماعت گوارا نہ ہوا۔ مسجد کے متعلق بھی قرآن مجید کی متعدد آیات میں ارشاد فرمایا ہے۔

سوم۔ نماز کے ضروری مسائل کا علم حاصل کرنا اور نماز میں جو چیزیں پڑھی جاتی ہیں ان کے معانی و مطالب سے واقفیت حاصل کرنا۔

(۶) اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ یُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّیْرُ صٰٓفّٰتٍ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِیْحَهٗ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِمَا یَفْعَلُوْنَ (سورۃ نور پ ۱۸)

ترجمہ:۔ (اے انسان) کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ کی پاکی بیان کرتی ہیں تمام وہ چیزیں جو آسمانوں میں ہیں اور زمین میں ہیں اور پرندے صف باندھ کر۔ یہ سب علم رکھتے ہیں اپنی نماز، اور اپنی تسبیح اور تمام چیزوں کا اور اللہ جاننے والا ہے۔ ان کاموں کا جو وہ کرتے ہیں۔

ف:۔ اس آیت میں انسان کو دو طرح سے غیرت دلائی۔ اوّل یہ کہ انسانوں

میں بہت سے لوگ خدا کی عبادت سے (نماز سے) غافل ہیں۔ مگر کوئی دوسری مخلوق خدا کی ایسی نہیں۔ دوسرے یہ کہ انسانوں میں بکثرت وہ لوگ ہیں کہ اگر نماز کے پابند بھی ہیں تو نماز کا علم نہیں رکھتے۔ بخلاف اس کے اور جس قدر کائنات ہے سب کو اپنی نماز کا علم بھی ہے۔ نماز کا علم نماز کے مسائل جاننے کو بھی شامل ہے اور نماز کے اذکار کے معانی جاننے کو بھی شامل ہے۔

اگر کوئی کہے کہ نماز کے ضروری مسائل کا علم تو بے شک واجب و لازم ہے اور وہ چنداں دشوار بھی نہیں لیکن اذکار نماز کے معانی کا معلوم کرنا سخت دشوار ہے کیونکہ نماز کے اذکار میں ایک حصہ قرآن مجید کا ہے۔ سورہ فاتحہ کے بعد دوسری سورت کے متعلق اختیار ہے کہ شروع قرآن شریف سے لیکر آخر تک جہاں سے چاہیں پڑھیں تو جب تک پورے قرآن مجید کے معانی نہ معلوم ہوں تو اس وقت تک اذکار نماز سے واقفیت نہیں ہو سکتی اور ہر شخص کے لیے بلکہ اکثر لوگوں کے لیے یہ بات دشوار اور سخت دشوار ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ کم سے کم سورہ فاتحہ اور قرآن مجید کی آخری دس سورتیں جو بہت چھوٹی چھوٹی ہیں ان کے معانی سے واقفیت حاصل کر لی جائے۔

چہارم۔ نماز کو اپنا مقصد زندگی سمجھنا اور اس کیلئے ایسا اہتمام کہ کافر بھی دیکھ کر یہ بات محسوس کرلیں کہ ان لوگوں نے اپنی زندگی کا مقصد نماز کو سمجھا ہے۔ کافر بھی دیکھ کر معلوم کر لیں کہ نمازی نماز کے قبضہ و اختیار میں ہوتا ہے۔

(۷) قَالُوْا يٰشُعَيْبُ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا

ترجمہ:- کافروں نے کہا اے شعیب کیا تمہاری نماز تم کو حکم دیتی ہے کہ (تم ہمیں اس بات کی نصیحت کرو) کہ ہم چھوڑ دیں ان کو جن کی پرستش ہمارے باپ دادا کرتے تھے۔

ف: معلوم ہوا کہ کافروں نے بھی یہ بات محسوس کی کہ حضرت شعیب علیہ السلام پر نماز کا قبضہ ہے ورنہ حضرت شعیب علیہ السلام کے افعال کو نماز کی طرف منسوب نہ کرتے۔

ان چار چیزوں کے بعد ہر وقت اس کوشش میں رہنا چاہیئے کہ پچھلی نماز سے میری آنے والی نماز بہتر ہو اور خدا سے دعا مانگنا کہ مجھے نماز کا قائم کرنیوالا بنا دے اور ہر نماز کو اسطرح پڑھنا کہ گویا یہ میری زندگی کی آخری نماز ہے۔ یہ آخری زیارت اپنے محبوب کی ہے۔ جب کسی محب کو معلوم ہو جاتا ہے کہ اب یہ آخری دیدار محبوب کا ہے جو مجھے مل رہا ہے تو کسی طرح اس کا دل محبوب کے پاس سے ہٹنے کو نہیں چاہتا اور ہٹتا ہے تو بادل ناخواستہ۔ یہی حالت نمازی کی ہونی چاہیے کہ نماز ختم کرنے کو اس کا دل نہ چاہے۔

خدا کی محبت، موت کی یاد، صالحین کی محبت، سلف صالحین کی نماز کے حالات کا علم، نماز کی حقیقت حاصل کرنے کے لیے تریاقِ اعظم ہے۔ احیاء العلوم میں امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے بزرگانِ دین کے نماز اور نماز میں ان کی محویت کے ان حالات کا ایک اچھا ذخیرہ اسی لیے جمع کیا ہے۔

اچھی نماز پڑھنے کی آرزو کا دل میں ترقی کرنا اور اپنی نماز کے اچھا نہ ہونے کی حسرت کا پیدا ہونا فالِ نیک اور عمدہ علامت ہے۔ جس وقت سے یہ حالت پیدا ہو سمجھ لینا چاہیے کہ اب رحمتِ الٰہی قریب آگئی۔

اس وقت اس مضمون کو تنگیٔ مقام کے سبب سے ختم کرتا ہوں اور دعائے خلیل کو خاتمۂ کلام بناتا ہوں کہ رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي۔

اے میرے مالک مجھے نماز کا قائم کرنیوالا بنا دے اور میری ذریت کو بھی۔ فقط۔۔۔۔۔۔

نماز پڑھنے کا طریقہ

(از افادات مولانا محمد منظور نعمانی)

—— مالک الملک کے قہر و جلال کے تصور سے لرزتے ہوئے اور اس کی شان رحیمی و کریمی سے لطف و کرم اور عفو و رحم کی امید کرتے ہوئے نہایت عاجزی اور خوف و ادب کی کیفیت کے ساتھ مسجد کی طرف چلدیں اور اس چلنے کے وقت قیامت کے دن قبر سے اٹھ کر میدانِ حشر اور مقام حساب کی طرف چلنے کو یاد کر کے قلب میں ایک بیم و امید کی سی کیفیت پیدا کریں۔

پھر جب مسجد میں داخل ہونے لگیں تو تصور کریں کہ یہ خانۂ خدا ہے اور مالک الملک کا دربار ہے اور یہاں کا ادب یہ ہے کہ داہنا پاؤں پہلے مسجد میں رکھیں —— پھر اگر وضو کرنا ہو تو یہ خیال کریں کہ مجھے اللہ تعالیٰ کے حضور میں پاک و صاف ہو کر حاضر ہونا چاہیئے —— مسواک کا ہمیشہ اہتمام کریں اور یہ خیال کریں کہ اپنے مولا سے اسی منہ سے کچھ عرض کرنا ہے اور اس کا کلام پاک اس کے حضور میں پڑھنا ہے اس لیے مسواک کے ذریعہ منہ کے صاف کرنے میں کوتاہی نہ کریں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی مسواک کا حد سے زیادہ اہتمام فرماتے تھے اور دوسروں کو

بھی بہت تاکید فرماتے تھے ۔ اور اس کے بڑے بڑے فضائل اور فوائد بیان فرماتے تھے۔

پھر وضو کرنے والا جب اس طرح وضو کر کے فارغ ہو جائے تو یہ خیال کرے کہ یہ تو میں نے صرف ظاہری طہارت کی ۔ اس سے زیادہ ضروری باطن کی طہارت ہے یعنی گندے ارادوں اور ناپاک خیالات سے اور گناہوں کی ناپاکی سے اپنے دل کی طہارت کیوں کہ اللہ تعالیٰ ہاتھ پاؤں اور چہروں سے زیادہ تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے ۔ بس بڑا احمق اور بے وقوف ہے وہ انسان جس نے اللہ کے حضور میں حاضر ہونے کے لئے ہاتھ پاؤں وغیرہ چند ظاہری اعضا تو دھو لیے۔ لیکن دل کی صفائی اور پاکی کی کوئی فکر نہ کی ـــــــــــــ

پھر جب نماز کے لئے کھڑا ہونے لگے تو قیامت میں اللہ تعالیٰ کے سامنے ہونے والی پیشی کو یاد کرے اور ندامت اور حیا اور خوف سے اس کی دل کی حالت اس وقت وہ ہونی چاہیئے جو نہایت محسن آقا کے سامنے حاضر ہوتے وقت کسی بھاگے ہوئے خطار کار غلام کی ہوتی ہے ـــــــــ پھر جب قبلہ کے طرف رخ کر کے کھڑا ہو جائے تو خیال کرے کہ جس طرح میں نے اپنے جسم کا رخ بیت اللہ کی طرف کر لیا ہے جو ہمارے جسم کا قبلہ ہے اسی طرح میرے دل کا رخ پوری یکسوئی کے ساتھ اللہ ہی کی طرف ہونا چاہیئے جو قلوب و ارواح کا قبلہ ہے ـــــ

اس کے بعد نماز شروع کرے اور سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی بے انتہا عظمت و کبریائی کا تصور کرتے ہوئے اور اپنی ذلت و بے چارگی اور تمام

ماسوے اللہ کی بے حقیقتی کو پیش نظر رکھتے ہوئے پورے خشوع وخضوع کے ساتھ دل وزبان سے کہے اللہ اکبر ـــــ تکبیر تحریمہ کے وقت اللہ تعالیٰ کی عظمت وجلالت کا زیادہ سے زیادہ دھیان اور دل میں زیادہ سے زیادہ خشوع اور تذلل کی کیفیت ہونی چاہیئے ـــــ

پھر اللہ تعالیٰ کو حاضر وناظر یقین کرتے ہوئے اور اپنے آپ کو اس کے حضور میں کھڑا ہوا تصور کر کے اوّلاً ثنا پڑھے ۔ اور اس خیال کے ساتھ پڑھے کہ حق تعالیٰ اپنی خاص کریمانہ شان کے ساتھ متوجہ ہے اور سن رہا ہے ـــــ اور پھر یہ خیال کر کے کہ شیطان ہمارے دین و ایمان کا اور خاص طور سے ہماری نمازوں کا بڑا دشمن ہے اور وہ ہماری گھات میں ہے اور میں آگے جو کچھ اپنے رب سے عرض کرنا چاہتا ہوں وہ اس میں ضرور خرابی ڈالنے کی کوشش کرے گا ۔ اور صرف اللہ تعالیٰ ہی اس کے شر سے میری حفاظت فرما سکتا ہے ۔ غرض اپنے آپ کو شیطان کے بچاؤ سے عاجز سمجھ کر، اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے ـــــ اس کے بعد بسم اللہ پڑھ کر سورہ فاتحہ (الحمد) شروع کرے اور ایک ایک آیت کو سمجھ سمجھ کر پورے خشوع وخضوع کے ساتھ پڑھے ـــــ اس کے بعد جو سورۃ پڑھنی ہو پڑھے اور اور یہ خیال کرے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہی میری دعا کا جواب ہے ۔ جو خود میری زبان سے کہلوایا جا رہا ہے ـــــ پس نمازی سورۃ فاتحہ کے بعد

جو بھی سورت یا آئیں پڑھے ان کو اللہ کی طرف سے اپنی دعا کا جواب سمجھے اور اپنے آپ کو مثل شجرہ موسوی کے تصور کرے ——— درحقیقت کلام اللہ پڑھنے والے ہر مومن پر (اور بالخصوص نماز میں قرآن پڑھنے والے مومنین پر) اللہ تعالیٰ کے ہزاروں بڑے بڑے احسانات میں سے ایک احسان یہ بھی ہے کہ شجرۂ موسوی والی سعادت عظمےٰ یعنی اللہ تعالیٰ کے حقیقی اور ازلی کلام کے ساتھ تکلم وتلفظ کی سعادت ان کو حاصل ہوتی ہے۔

پھر جب قرأت ختم کر چکے تو شکر کے جذبہ سے بھرے ہوئے دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی وراء الورا شانِ کبریائی کا دھیان کرتے ہوئے اور اپنے کو اس کی عبادت اور اس کے شکر کی کماحقہ، ادائیگی سے قاصر سمجھتے ہوئے اللہ اکبر کہ کے رکوع کرے اور سر نیاز اس کے آگے جھکادے اور اپنی ذلت وحقارت اور حق تعالیٰ کی بے انتہا عظمت وجلالت کا تصور کر کے دل وزبان سے بار بار کہے سبحان ربی العظیم ——— اس کے بعد سر اٹھائے اور کہے سمع اللہ لمن حمدہ — یہ کلمہ گویا اللہ تعالیٰ کی طرف سے بطور جواب کے ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اے بندے! تیری حمد کو تیرے رب نے سن لیا۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ قدر افزائی اور یہ بندہ نوازی معلوم کر کے بندہ کو چاہیئے کہ اس کے تمام ظاہر وباطن پر حمد وشکر کا جذبہ طاری ہو جائے اور وہ وزبان اور جسم وجان سے کہے ربنا لک الحمد اس کے بعد حق تعالیٰ کی وراء الورا عظمت وکبریائی اور اپنی بے حقیقتی اور

شکر و عبادت کا حق ادا کرنے میں اپنی عاجزی اور کوتاہی کا تصور کرتے ہوئے دل و زبان سے اللہ اکبر کہتا ہوا سجدے میں گر جائے اور اپنی پیشانی (جو اس کے جسم کا سب سے اعلیٰ اور اشرف حصہ ہے) اللہ کے حضور میں زمین پر رکھ کر اللہ تعالیٰ کی بے انتہا عظمت و رفعت کے سامنے اپنی انتہائی ذلت و پستی اور بندگی و سرافگندگی کی عملی شہادت دے۔ اور اللہ تعالیٰ کے بے انتہا جلال و جبروت کا تصور کر کے اور اپنے کو اس کا عبد ذلیل اور خاک پر پڑا ہوا ایک کیڑا سمجھتے ہوئے اسی حالت میں بار بار دل و زبان سے کہے سبحان ربی الاعلیٰ ۔۔۔ پھر اللہ تعالیٰ کی ذات کو اپنے سجدہ سے اعلیٰ و ارفع اللہ اپنے سجدہ اور اپنی عبادت کو اس دربار عالی شان کے لحاظ سے نہایت کمزور اور ناقص اور ناقابل قبول سمجھتے ہوئے ندامت اور اعتراف قصور کے ساتھ اللہ اکبر کہہ کے سجدہ سے سر اٹھائے اور سیدھا بیٹھنے کے بعد پھر اسی تصور و تاثر کے ساتھ اللہ اکبر کہہ کر دوبارہ سجدہ میں گر جائے ۔۔۔ اور دل و زبان سے کہے سبحان ربی الاعلیٰ ۔۔۔

پھر یہ تصور کرتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ کی شان ہمارے ان سجدوں اور ہماری سب اعمالات سے بہت برتر اور بالا ہے۔ اللہ اکبر کہتا ہوا کھڑا ہو جائے۔ اور جن تصورات جذبات کے ساتھ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھی تھی۔ اس رکعت میں بھی پھر اسی طرح درگذر کی التجا کرے حضور اس کے بعد کوئی سورہ پڑھے اور مذکورۂ صدر تفصیل پھیرنے کے بعد تکبیر و تشہد کرے۔

(نماز کے آخر میں اور درمیان میں جب بیٹھتے ہیں تو التحیات پڑھتے ہیں جو گویا نماز کا خلاصہ اور جوہر ہے) ——— قعدۂ اخیرہ میں تشہد پڑھنے کے بعد یہ خیال کرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھے کہ اس دربار خداوندی تک ہم کو رسائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رہنمائی سے حاصل ہوئی ہے۔ اور ہمارا ایمان واسلام) اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہمارا تعلق حضور ہی کی تبلیغی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ اور آپ ہی ہمارے ہادی اول ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ہی حضور کو اس ہدایت ورہنمائی کا اور اس سلسلہ کی تکلیفوں اور مصیبتوں کا بدلہ دے سکتا ہے۔ لہذا دعائے رحمت یعنی درود کی شکل میں آپ کے احسان کا اعتراف کئے بغیر اللہ تعالیٰ سے عرض ومعروض کے اس سلسلے کو ختم کر دینا بڑی بے مروتی اور احسان فراموشی ہے ———

درود شریف پر گویا نماز پوری ہو گئی مگر اس نماز کو اللہ تعالیٰ کی شانِ عالی کے لحاظ سے نہایت ناقص اور ناقابل اعتبار سمجھتے ہوئے اور اس بارے میں اپنے کو سراسر قصوروار اور خطاکار تصور کرتے ہوئے اپنے اندر خوف اور دل شکستگی کی کیفیت پیدا کرے اور نہایت الحاح و تضرع کے ساتھ حق تعالیٰ سے عرض کرے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ الخ اور ...... ان کے تمام رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ بن سے کہے ربنا لک الحمد۔
اس دعا و استغفار ہی کو نماز کا خاتمہ بنائے اور اپنی بے حقیقتی اور

ذریعہ نماز ختم کر دے ۔ داہنی جانب کے سلام میں داہنی جانب کے رفقائے نماز اور فرشتوں کی نیت کرے ۔ اور بائیں جانب کے سلام میں اس جانب والوں کی۔

یہ ظاہر ہے کہ سلام کا اصل موقعہ ابتداء ملاقات ہے یعنی جدا ہونے کے بعد جب دو مسلمان باہم ملیں تو انہیں سلام کا حکم ہے پس نماز کے ختم پر دو طرفہ سلام کی مشروعیت میں ہمارے لئے اشارہ ہے کہ ہم پوری نماز میں اس قدر یکسوئی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ اور اس سے مناجات اور مخاطبت میں ایسے غرق رہیں کہ اپنے گرد و پیش کی دنیا سے بھی منقطع اور غائب ہو کر کسی دوسرے عالم میں ہیں اور نماز کے ختم پر گویا اس عالم سے پلٹ کر تازہ ملاقات کرتے ہیں اور دائیں بائیں کے رفیقوں اور فرشتوں کو سلام کرتے ہیں۔

سلام پھیرنے کے بعد پھر یہ خیال کرے کہ میری یہ نماز بہت ناقص ہوئی اور اللہ تعالیٰ محض اپنے کرم سے معاف نہ فرمائے تو میں اس پر سزا کا مستحق ہوں بہر حال یہ خیال کر کے شرم و ندامت اور عجز کے جذبہ کے ساتھ اپنی نماز کی کوتاہیوں اور دوسری عام غلطیوں سے عفو و درگذر کی التجا کرے حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیرنے کے بعد تین دفعہ ذلیل آواز سے استغفر اللہ ۔ ۔۔۔ کہتے تھے

کہ پیچھے کے لوگ بھی آپ کے اس استغفار کو سن لیتے تھے۔

بہر حال ایمان والوں کا یہی حال ہونا چاہیئے کہ اپنی طرف سے اچھی نماز پڑھنے کی کوشش کریں اور سلام پھیرنے کے بعد اپنے قصور اور کوتاہی کا اعتراف کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے معافی چاہیں اس سے بخشش کی التجائیں کریں ۔ اسکے بعد اللہ تعالیٰ سے جو چاہیں دعائیں مانگیں ۔

صحابۂ کرام کی نماز

ماخوذ

حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عبداللہ بن زبیرؓ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ ایک لکڑی کا ٹکڑا یا ستون ہے جو بے حس و حرکت کھڑا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے۔ تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ایک کپڑا ہے جو زمین پر ڈال دیا گیا ہے۔ اور بدن، آواز، آنکھ ہر چیز سے تواضع و خشوع کا اظہار ہوتا تھا حضرت عامر بن عبداللہ جب نماز میں مشغول ہوتے تھے تو دف بجنے کی آواز کی انہیں خبر تک نہ ہوتی تھی۔ حضرت عبداللہ بن سلام پر ہر وقت خشوع کے آثار طاری رہتے تھے۔ حضرت حذیفہؓ فرمایا کرتے تھے کہ تم اپنے دین میں سب سے پہلی چیز جو ضائع کرو گے وہ خشوع ہے اور سب سے آخر میں نماز کی ظاہری صورت اسی طرح آہستہ آہستہ اسلام کی تمام بنیادی چیزیں ترک ہو جائیں گی۔

حضرت ابو طلحہ انصاری کا مشہور واقعہ ہے کہ ایک دن یہ اپنے باغ میں نماز پڑھ رہے تھے۔ ایک پرندہ اڑا، اور کچھ دیر تک باغ کے اندر چکر لگاتا رہا۔ ان کی نگاہ اس پر پڑی اور اس کے ساتھ ساتھ پھرتی رہی خیال کے اس ہٹ جانے سے نماز میں سہو ہو گیا۔ یاد نہ رہا کہ یہ کون سی رکعت ہے۔ فوراً حضور اکرم ؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میری نماز میں یہ خلل اس باغ کی وجہ سے پڑا ہے۔ میں اب اس کو اپنی ملک سے نکالتا ہوں اور راہ خدا میں دیتا ہوں۔ جس مد میں بھی آپ مناسب سمجھیں اس کو لگا دیں۔ حضرت ابوطلحہؓ کا یہ باغ کئی لاکھ درہم کی مالیت کا تھا۔

۞

دعوتِ نماز
ZAFAR